



تنظیم اسلامی کا ترجمان

15 ربیع الآخر 1445ھ / 31 اکتوبر 2023ء

فاطمین کی پکار!

اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ارشاد ہوتا ہے:

(إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ لِخُلُقٍ) (ابجرات: 10)، یعنی تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور رسول پاک ﷺ کا قول ہے کہ باہمی محبت اور آنکت کے اعتبار سے تم مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں۔ جب جسم کے ایک حصے کو کوئی تکمیل ہے تو تمام جسم ہے مگر ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ایک مومن دوسرے مومن کے لیے سودہ پانی ہوئی مدارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کے لیے بھی ہے، اس کا کام درجاتے۔ تمام انسانی فقہ عالم کے مسلمان، بھائی ہیں، نہ مفرقوں میں دو ایکیں ہوں اور سچے ہیں اور نہ بان اور رنگ کا اختلاف ان میں تفرقہ ہاں ملکا ہے۔ یہ مرکزی مسلمان پر جگلی نہیں کہ فلسطین کی ارضی مقدار صرف ملک فلسطین کے لیے مدد کیں بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے لیے یہاں مدد پر بنا عرض برکت ہے۔ فلسطین کے مسلمان ہمچنان کے پاس جان ہیں۔ وہ اپنے سکھوں سماں اور بیانِ امال کی قربتی کے ساتھ میں اپنی حفاظت کا حق ادا کر رہے ہیں۔

فلسطین کی مقدس سر زمین میں سہہ اقصیٰ والائج ہے اور جو مسلمانوں کا قدیم قبیلہ ہے۔ اسی سر زمین میں رسول اکرم ﷺ کا اسرائیل اور صرداش کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے معاویوں میں بہت سے مقدس مقامات اور اسلامی آثار موجود ہیں اور یہے یہ سے انجیل، صحیح، ائمہ اور ائمہ ایک جمیک یا اگاریں والائج ہیں۔ ہم پاک و بند کے مسلمان بھائیوں کا وہ فریضہ ہے کہ وہ فلسطین کے مسلمانوں کی دل کھول کر مدد فرمائیں۔

اس شمارے میں

فلسطین کی موجودہ صورت حال اور
مسلمانوں کے کرنے کے کام

امیر سے ملاقات (20)

صبر بہترین ہتھیارا!

مسجد اقصیٰ کی حفاظت کے لیے اٹھو!

تو پردہ اسی ذات کے

غزوہ پر اسرائیلی سفاکیت اور دنیا کا مقابل



سیدنے آیات: 61، 62

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورة النمل

أَكْنَى جَعْلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خَلْلَاهَا آتِهَا وَجَعَلَ لَهَا رَوْاْيَةً وَجَعَلَ بَيْنَ الْمُعْرِينَ حَاجِزًا إِذَا مَعَ اللّٰهُ بِإِلَّا كُفُورًا لَا يَعْلَمُونَ ۝ أَكْنَى يَجْهِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَا وَيَكْسِفُ السُّرُورَ وَيَجْعَلُمُ خَلْفَ الْأَرْضِ إِذَا مَعَ اللّٰهُ قَبْلَ لَمَائِدَّ كَرْوَنَ ۝

آیت ۶۱: (أَكْنَى جَعْلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خَلْلَاهَا آتِهَا وَجَعَلَ لَهَا رَوْاْيَةً وَجَعَلَ بَيْنَ الْمُعْرِينَ حَاجِزًا) ”بھلاکس نے بنی ایاز میں کوٹھرنے کی جگہ اور وال کر دیے اس کے اندر دیا (اور نیا) اور بنائے اس کے لیے لئر (پہاڑ) اور بنایا دو دریاؤں کے درمیان پر رہ؟“

﴿إِذَا مَعَ اللّٰهُ كُلُّ أُكْنَى أُوْرَجِيْبٌ بِهِ اللّٰهُ كَسَاحِمٌ﴾

کیا کوئی اسی دوسری ہستی تمہاری نظر میں ہے جو ان کاموں میں اللہ کے ساتھ شریک ہو؟
﴿إِنْ أَكْنَى هُدًّا لَا يَعْلَمُونَ ۝﴾ ”بلکہ ان کی اکثریت علم نہیں رکھتی۔“

ان آیات کے خاطر میں اولین مشرکین کہے تھے۔ مشرکین مکہ اللہ تعالیٰ کو مجبود بھی مانتے تھے اور اس کو اس کائنات کا خالق بھی تسلیم کرتے تھے۔ البتہ کچھ شخصیات (جن کے بہت انہوں نے بنا کر کھلتے تھے) کے بارے میں ان کا عقیدہ تھا کہ وہ اللہ کے لاذ لے چھیتے اور مقررین میں اور وہ اللہ کے ہاں ان کی سفارش کریں گے۔

آیت ۶۲: (أَكْنَى يَجْهِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَا وَيَكْسِفُ السُّرُورَ) ”بھلاکوں نے جو سدا ہے ایک مجبور والا چار کو جب وہ اس کو پکارتا ہے اور (اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے؟“

﴿وَيَجْعَلُكُمْ خُلْفَاءَ الْأَرْضِ ۝﴾ ”اور جو تمہیں جا شہن بناتا ہے زمین میں؟“

کہ تمہاری ایک سل کے بعد دوسری نسل اس کی جا شہن بنتی ہے اور یہ سلسہ فیر منقطع طریقہ سے اللہ تعالیٰ قائم رکھے ہوئے ہے۔
﴿إِذَا مَعَ اللّٰهُ قَبْلَ لَمَائِدَّ كَرْوَنَ ۝﴾ ”کیا کوئی اور مجبود بھی ہے اللہ کے ساتھ (ان کاموں میں شریک)؟ بہت ہی کم نصیحت ہے جو تم لوگ حاصل کرتے ہو۔“



مسلمانوں کی آپس میں محبت

درس
محدث

عَنِ النَّعْمَانِ لَبْنِ بَشَّيْرٍ ۝ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ۝: ((مَقْلُ النُّؤُوبِينَ فِي تَوَادِهِمْ وَتَرَاحِمِهِمْ وَتَعَاوُظِهِمْ، مَقْلُ الْجَحَسِ إِذَا اشْتَكَى وَمَنْهُ عُضُوٌّ تَدَاعَى لِهِ سَائِرُ الْجَهَنِ بِالشَّهْرِ وَالْحَسَنِ)) (شامل علیہ)

حضرت نعمن بن بشیرؑ کا اوسے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مذنوں کی آپس میں ایک درمرے کے ساتھ محبت و دعوت اور باہمی ہمدردی کی مثال جسم کی طرح ہے کہ جس کا کوئی عضو تکلیف میں ہوتا ہے تو سارے جسم اس تکلیف کو گھوسنے کرتا ہے اسی طور کر نہیں اڑ جاتی ہے اور پورا جسم بخار میں جلا جاتا ہے۔“

تفسیر: مذنوں کی باہمی ایک درمرے کے ساتھ شفقت اور ان کے باہمی تعلق و تعاون کی مثال ایسے ہی ہے جیسے جسم کا اپنے باقی اعضاء کے ساتھ اتعلق ہوتا ہے کہ اگر اس کا کوئی حصہ تکلیف میں جلا جاتا ہو تو وہ مگر اعضاء کو کسی اس تکلیف میں شریک ہونے کی دعوت دتا ہے اور اس سے نہیں اڑ جاتی ہے اور جسما جلا جاتا ہے۔

صبر بہترین ہتھیار!

ہدایہ خلافت

خاتم خلافت کی بناء دنیا میں ہو پھر استوار
لائیں میں سے ذہنیہ کراسان کا قلب و جگر

تanzeeem اسلامی کا ترجمان افغان خلافت کا نائب

بانی: اقتدار احمد رضا

21-15 ربیع الثانی 1445ھ جلد 32

131 اکتوبر 2023ء شمارہ 42

مدیر مستول حافظ حافظ عصید

مدیر ایوب بیگ مرزا

اداری معاون فرید اللہ مروٹ

نگوان طباعت: شیخ رحیم الدین

پہلو: محمد سعید عاصد طابع: بشید احمد پور وحدی

مطبوع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی و فرعی مکتبہ اسلامی

"دارالاسلام" مکتبہ برلن پور پنک لارہور۔ پوسٹ کوڈ 53800

فون: 042-35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اشاعت: 36-کے اول ناون ائمہ

فون: 03-35869501-505

nk@tanzeem.org

قیمتی شہر 20 روپے

سالانہ ذریعہ معاون

امروں ملک 800 روپے

بیرون پاکستان

امریکہ کیمپین آمریلیا اور چین 21,000 روپے)

اٹلیا ایمپریس ایشیا اور چین 16000 روپے)

ذراٹ میں آرڈر یا پی آرڈر

مکتبہ مرکزی ایمن خدام القرآن کے متواتر سے مارسال

کریں۔ چکنے کوں نہیں کیے جاتے

Email: mакtaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مشمول اگار حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر حق ہونا ضروری نہیں

گزشتہ سال اپریل میں تحریک عدم اعتماد کے ذریعے قارئ کر دیجے جانے والے وزیر اعظم کے بارے میں مقید حلقوں نے یہ تو واضح کر دیا تھا کہ اب انہیں کسی صورت کری اقتدار کے قریب بھی پہنچنے نہیں دیا جائے گا۔ لیکن یہ واضح نہیں کیا گیا تھا کہ اب ہماں کس کے سر پر بخایا جائے گا۔ پی ڈی ایم کی سول ماہی حکومت جوہ غیر جانبدار تجزیہ کار کے مطابق پاکستان کی تاریخ کی ناکام تین حکومت تھی، اُس نے بخاپ میں شریف فیصلی کی مقبولیت کو شدید مقصان پاکھایا۔ لہذا طاقتوں نے تحریک انصاف کے کمی رہنماؤں کو افریکی کارگر مائن ون جسے مائن سر براد جماعت کہا جائے تو ہاتھ سکھنے میں آسانی ہو جائے گی، اس پر وہ راضی ہو جائیں تو یعنی سر براد کی پشت پر بھاری بھر کم ہاتھ رکھا جاسکتا ہے۔ تاکہ وہ مخفوب جماعت کا سر براد بن کر باقی جماعت کو ان کے غصیں و غضب سے بھی بچا سکے اور ملک کو اسی جماعت سے ایک یا نویلہ وزیر اعظم بھی دستیاب ہو جائے۔ چنانچہ تحریک انصاف کے اٹھائے جانے اور غائب کیے جانے والے رہنماؤں سے مختلف سلوک کیا گیا تاکہ ان میں سے کچھ کو تاریک کر کے یا الیڈر بنایا جائے لیکن یہ نہ ہو سکا۔ ہو سکا ہے اس کی وجہان رہنماؤں کی اپنے بانی یورسے محبت اور خلوص و اخلاص بھی ہو اگرچہ اس دلیل کوکل ہلود پر رکھنیں کیا جاسکتا۔

ہماری رائے میں وہ اور اہم وجوہات کی ہاتھ تحریک انصاف کے بانی اور اصل مخفوب شخص سے یہ لوگ بے وقاری کر کے طاقتوں کی آفریقیوں کرنے سے گزیر کرتے رہے۔ ایک وجہ تھی کہ پاکستان کے عوام کا معاملہ یہ ہے کہ اگر ان کے دماغ میں یہ بات بیٹھ جائے کہ قلاں لیڈر کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو وہ اُس کے زبردست حسابتیں بن جاتے ہیں؟ چاہے انہیں اس سے پہلے کتنی ای اختلافات کوں نہ ہوں۔ اور وہ سری یہ کہ انہوں نے اس بات کو توں کر لیا تھا کہ ہماری حکومت کی تهدیلی میں اصلاح ایک کاہاتھ ہے جس سے مخفوب لیڈر کی مقبولیت اتنی زیادہ ہو گئی کہ تحریک انصاف کے جن لیڈروں کو اپنے پر کوش پیشکش کی گئی تھی، وہ بھی گھے کہ جوئی انہوں نے یہ آفریقیوں کی وہ عوام میں صفر ہو جائیں گے اور انہیں اپنے حلقو کے موام بھی قبول نہیں کریں گے۔ یہ بات حقیقت بن کر اس وقت سامنے آئی جب تحریک انصاف کے اٹھائے جانے والے وہ لیڈر جنہوں نے تحریک انصاف سے علیحدگی اختیار کی اور مخفوب لیڈر کے خلاف بیان دیا تو ان کے حلقہ کے عوام نے ان کے خلاف سخت رد عمل کا اظہار کیا۔ وہ سری طرف جیسا کہ عرض کیا گیا چاکا ہے PDM کی حکومت کی کارکردگی سخت مایوس کن تھی اور ظاہر ہے اس کا ذمہ دار وزیر اعظم جیسا کہ عرض کیا گیا جس پر طاقتوں کے لیے مشکل ہو گیا کہ وہ انتہائی فرمائبردار و وزیر اعظم شہزادہ شریف کو پکا شہزادہ شریف ہی کو سمجھا گیا جس پر طاقتوں کے لیے مشکل ہو گیا کہ وہ انتہائی فرمائبردار و وزیر اعظم شہزادہ شریف کو پکا دوڑیاں ہیں اسکیں۔ لیکن اس غرم میں تو مزید مضبوطی اُسی کی مخفوب شخص چاہے عوام تھی ہی اُس کی دیوانی کوں نہ ہو جائے اسے ایوان اقتدار میں آنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ لیکن اب چھاؤں مزید دھوکی ہو گئی لہذا گوجرانوالہ میں تین سال پہلے ہونے والی تقریر سے صرف نظر کرتے ہوئے اور ملی دیشن پر دیجے گئے اُس اندزویو سے بھی صرف نظر کرتے ہوئے جس میں کہا گیا تھا کہ بھارت کی فوج نے متفہم کشیر میں ایسے ظلم نہیں کیے جو ہمارے لوگ پاکستان پر کر رہے ہیں۔ اقتدار عطا کرنے کا فصلہ اس شخص کے حق میں کہا گیا تھے کہ اسی اس وقت کے پھر مکوں نے جنم ٹھرا یا تھا اور جو 50 روپے کے اسلام پتھر پر وعدہ کر کے گیا تھا کہ چار بیٹت میں وہیں آجائوں گا اور جسے عدالتی باقاعدہ طور پر اشتہاری قرار دے گئی ہیں۔ اسے تھے سرے سے چکا کر اور حکما کروائیں لایا جائے چنانچہ طاقتوں نے یہ کہو کہ فیصلہ کر لیا کہ قلاں بن قلاں مسکن جاتی عمرہ اور بوقت پر یہاںی سکت جدہ و نورن کو نیا بناوں سکھار کر کے

چکے ہوں گے کہ جمہوریت و اقتدار بہترین انعام ہے۔ تحریک انصاف کو خود ہی درکر ز کتوں کی اجازت دے کر پھر بہل لائی چارج کرنا اور گرفتاریاں خاہر کرتی ہیں کہ شاید اجازت ہی اس لیے دی گئی تھی تاکہ وہ ایک جگہ جمع ہوں اور ان کی گرفتاریاں کرنا اور بہریاں توڑنے کا عمل آسانی سے کیا جاسکے۔

ہم اکثر اس بجیدے میں طعن و طنز کا انداز اختیار نہیں کرتے لیکن جس طرح پاکستان کے آئین اور قانون سے کھلاوڑ کر کے اور طاقت سے فربیت خلاف کو بلڈوز کرنے بلکہ اس پاک مردم میں انہیں زندہ دفن کرنے کا عمل پکھ رہا ہے جاری ہے اس میں ہر قانون پسند شہری اپنے آپ کو بے بس پاتا ہے طعن و طنز خود ہماری طبیعت اور مزاج کے خلاف ہے لیکن اتفاقیہ اور عدالت کے سامنے جس طرح لٹکی کاناچ ناق رہے ہیں اور ہم جس طرح بنانا ریاستوں کو بھی شرم سار کر رہے ہیں اس پر دل جو خون کے آنسو رہا ہے یہ طعن اور طنز شاید اسی کا نتیجہ ہے۔ کیا اب کوئی پاکستان کو مہذب ریاست شمار کرے گا حقیقت یہ ہے کہ یہ طعن و طنز اس آگ کو رکنے کی ایک ناکام کوشش بھی لیں جو گران حکومت یا ان کے سپرست گار ہے ہیں اور نہ ہمارا طعن و طنز سے کیا تلقن۔ وہ پاکستان جو اسلام جیسا فطری انعام نافذ کرنے کے لیے معرض وجود میں آیا تھا۔ جس کے لیے عدل و قحط کے نظام کو نافذ کرنے کا واضح اعلان تھا۔ اس کے شہریوں کی خاصی بڑی تعداد آج کل بدترین ظلم و تم کی ہمارے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ دریا کے دکنارے میں، سورج مغرب سے طلوع ہو سکتا ہے لیکن ظلم اور اسلام بخوبی نہیں ہو سکتے۔ عدل انسانیت کی معراج اور ظلم انسانیت کی توہین ہے۔ وسری طرف یہ بھی ہے کہ یہ جانے کے باوجود کہ ظلم کا تجامع بھی اچھا نہیں ہوا اور ظلم پر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے مخفوب جماعت کے بعض لوگوں کے ہاتھ سے صبر کا دامن بخوبی رہا ہے انہیں جمہوریت کے بہترین انعام کا نہیں میر کے بہترین انتہیا ہونے کا قائل ہوتا چاہیے۔ مظلوم میر سے کام لے تو اس کی آہن الک میں ٹکاف کر دیتی ہیں لہذا ہم مخفوب جماعت کو دلچسپی نے یا مشتعل ہونے کی بجائے صبر کا دامن مضبوطی سے تھا رے رکھنے کی نصیحت کر رہی گے۔ بلکہ یہاں تک کہیں گے کہ یہ پاکستان ہم سب کا الک ہے اور ہم سب مسلمان بھائی ہوئے کے ساتھ ساتھ ہم طعن بھی ہیں۔ جو ظلم کر رہے ہیں ان کے لیے ہدایت کی دعا کریں اور اللہ سے ان کے لیے معافی کے خواستگار ہوں اور اس وقت تک کریں کہ سب پاکستانی ایک بار پھر شیر و ٹکڑا ہو جائیں۔ جو لوگ اس وقت پاکستان میں اقتدار اور قوت رکھتے ہیں انہیں بتایا جائے کہ وقت صد ایک جیسا نہیں رہتا۔ یہ جو پورے اور چھاؤں کا کھیل ہے جو جگہ بدلتا رہتا ہے خاص طور پر گران کاں کھول کر من لیں کہ غیر جانبدارہ کر صاف اور شفاف انتخابات پاکستان کو حیات نہ تازہ بخش دیں گے اور دھاندی اور جملہ اسی اور کسی کو زرد تیار رہنے یا انتخابات سے باہر رکھنے کی کوشش پاکستان کے لیے نیز قائل ثابت ہوگی۔ یاد رکھیں! انہوں کو ما کر کر بھی لا ای جنی نہیں جاتی بلکہ اس سے دشمنوں اور فیروں کی فتح کی راہ ہموار ہو جاتی ہے۔ اللہ پاکستان کو حفظ و امان رکھے۔ آئین یا رب العالمین!

تحفظ نہیں کیا جائے۔ لیکن ہر دو شخص جس کے ذہن کے کوئے کھدرے میں مقتوں آئیں اور بے وقت قانون کی حد تک ہیں وہ حیران و پریشان تھا کہ یہ کیسے ممکن ہوگا۔ کیونکہ مخفوب شخص نے جب ناگہ میں گولی لکھ کی وجہ سے باسی میڑک کے لیے اسلام آباد ہائی کورٹ سے استثناء چاہا تھا تو اس کے دکاء کو کہا گیا تھا کہ باسی میڑک کا قانون ایسا حصہ ہے جس سے فرار مگن جیسے لہذا مخفوب جو اس وقت م Freed بھی تھا، اس کے بارے میں حکم ہوا کہ اسے عدالت میں لایا جائے چاہے سڑپر پر کیوں نہ لاتا ہے؟

یاد رہے مخفوب اس وقت اور اب بھی ملزم ہے جبکہ جو ملزم نہیں بلکہ مجرم ہے کے بارے میں ایسا فصلہ دیا گیا ہے جس نے عدیلی کی تاریخ کو تباہیا تباہ کر دیا ہے۔ یعنی سب کچھ مجرم کے قدموں میں ڈال دیا۔ فیصلہ سنے کے بعد بعض تصریح کاروں کا خیال تھا کہ اگر وہ فیصلے میں یہ بھی شامل کر دیتے کہ ہم ساکل کو قوی اسلامی کی تین چھوٹی لشیں دے کر ملک کا وزیر اعظم قرار دیتے ہیں تو حالات جس طرف جا رہے ہیں انہیں سمجھنے والے یعنی سمجھدا لوگ حیران نہ ہوتے۔ کہتے ہیں کہ یہ عالمی سمجھ پر تیریز ترین فصلہ تھا۔ ہم نہیں جانتے کہ وہرے دو کیس کیا تھے عین ممکن ہے کہ وہ اتنے واضح اور جیسوں ہوں اس لیے وقت نہ کجا ہوا ہر ہمارے والے کیس کا جتنا مسخر کریں قابل کریں تو شاید پاکستان اس حوالے سے بھی رفرست آجائے البتہ یہ اپنی چکر پر موجود ہے گا کہ 139 نمبر پر کھوئی اور اعلیٰ عدالتی کاں کے بعد عالمی عدالتیں اپنی برادری سے ہیں نکال بآہر نہ کریں۔

نواز شریف جب پیغمرو ایسٹ پورٹ سے پاکستان روانہ ہوئے تو پاکستان کے ہائی کورٹ یعنی سفیر نے انہیں الوداع کیا اور جب لا ہو پہنچنے تو کششلا ہوئے اُن کا استقبال کیا۔ موجودہ گران حکومت نے ابھی تک یہوضاحتیں کرنا ضروری نہیں بھی کہ وزیر اعظم بننے سے پہلے وہ ایک عام شہری ہیں (بلکہ پہریم کورٹ کے مطابق وہ مجرم ہیں) حکومت اعلیٰ عدالتی کا ایسے کس نیا دپار انہیں رخصت کرایا اُن کا استقبال کیا۔ بہر حال سب مل کر میاں صاحب کا ایک بڑا جلسہ عام میماں پاکستان پر کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ جلسہ اتنا برا اتھا کہ اُن کی بینی مریم نواز خوشی سے روئے گلیں۔ ہم کسی ایک جماعت کا بڑا جلسہ ہونے پر اقبال اٹھیاں کرتے ہیں۔

یہ سیاسی رونقی بحال ہونے کی علامت ہے البتہ تحریک انصاف نے بھی اُن ہی دنوں میں جلسہ کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ لیکن گران حکومت مخفوب لیڈر کی جماعت کو پہلے تو اجازت میں نہیں دے رہی تھی وہ جماعت عدالت میں گئی تو صد ایک میں آج کل ایک رسم پوری باتفاق عدگی سے ادا اور ہی ہے کہ وہ مخفوب جماعت کا کیس کتنا ہی معمولی اور عام نوعیت کا کیوں نہ ہو فوراً فیصلہ نہیں دے سکتی بلکہ فیصلہ محفوظ کر لیا جاتا ہے پھر اجازت کے مطابق فیصلہ دیا جاتا ہے لہذا جلسہ کی اجازت دینے کا فیصلہ محفوظ کر لیا گیا اور بالآخر یہ فیصلہ سنا یا گیا کہ وہ کسی شہر میں بڑا جلسہ نہیں کر سکتے (شاید وہ پاکستانی نہیں ہیں) ہاں البتہ فراغ دلی سے انہیں کاہنہ میں کارکنوں کا کتوں متعقد کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ پھر بعد میں اس کتوں کا پولیس نے جو حضر کیا وہ قارئین اخبارات میں پڑھ چکے ہوں گے اور لوگ جان



ہمارے حرم اشام کی گئی تاریخی رحمات نبھیں میں اسیں اہل اور شاہزادی نہ بھیجے گا مگر اسلامی سنت مذکون کی چیز

ہم نے یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا لیکن پھر ہم اپنے عہد سے مکر گئے۔

اللهم بکرم انتہائی نعمتیں کروں گے ملک اسلام کی نعمتیں کروں گے تک جہاں اشام نہیں آسکتا۔

نظامِ بھی بھی محض دعوت سے نہیں بدلا بلکہ وہ مکراہ کے ساتھ بدلا ہے، انقلابی راستے اور جدوجہد کے ذریعے بدلا ہے۔

میزان: آصف جوید

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے رفقاء نے تنظیم و احباب کے سوالوں کے جوابات

لیے اپنی جان اور مال کھپائے گا۔ تنظیم میں نئے شال ہوتے والے جبتدی کیلاتے ہیں، پھر کچھ تقاضے پورے کر لیتے ہیں تو وہ ملزم ہو جاتے ہیں۔ تب ان سے دوبارہ بیعت لی جاتی ہے کہ وہ میں گے اور اطاعت کریں گے۔

((الملحق والمكروه وعلى الرأى عليهما))
آسانی ہو یا مشکل ہو میری طبیعت آمادہ ہو یا نہ ہو، چاہے دوسروں کو کچھ پر ترجیح دے دی جائے۔ نظم کے نہ دار لوگوں سے بھگڑا نہیں کروں گا۔ اس سارے عہد میں یہ الفاظ کہیں نہیں آئے کہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی بات کو لے کر چلیں گے تو ماہیں گے۔ مقصود یہ ہے کہ ہماری بحث اصل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ہے۔ امیر کی اطاعت صرف معروف میں کی جائے گی، ہمیست میں اس کا حکم نہیں مانا جائے گا۔ اسی کوئی شرط نہیں ہے کہ امیر عین وہی کچھ کہے اور کرے گا جو ڈاکٹر صاحب کہتے یا کرتے تھے تو اس کی اطاعت کی جائے گی۔ ایسا لاثا تو ڈاکٹر صاحب نے بھی کبھی نہیں کیا۔ وہ کہتے تھے کہ اپنے دل اور دماغ کو کھلا رکھو۔ بہت سارے معاملات ڈاکٹر صاحب کے دور میں انجام نہیں دیے گئے جو بعد ازاں انجام دیے گے۔ جیسا کہ خود ڈاکٹر صاحب نے ((الى اعاده الله))۔

تلیم کیا تھا کہ جو سے دعوت کے نظام کو کھلا رکھنے اور اس کو چلانے میں کمی رہی ہے۔ نظم اسلامی کا اس وقت جو دھوکی نظام ہے یہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے بعد حافظ عاکف سید کے دور امارات میں قائم ہوا۔ آج ہم اس کے اندر ویڈیو اپیشن کر رہے ہیں۔ دھوکی کمپس کا تصور آرہا ہے۔ مہمات کا تصور آرہا ہے۔ انفرادی دعوت میں تجزی لانے پر غور کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے دور میں سو شل میڈیا نہیں تھا لیکن آج اس فورم کو بھی دعوت کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ یعنی حالات کے مطابق قابلہ کرنا پڑتے ہیں

انجمنیت قائم کی، پھر منیج انتقال بھوی ﷺ کی روشنی میں اس کا ایک منیج میں کیا، تنظیم کی اتحادیت کی بنیاد پر رکھی۔ انہوں نے انتقال کے لیے انقلابی راستے کی بجائے انقلابی راستے جو بیرون کیا۔ یہ کچھ مسلمات میں جو تنظیم اسلامی میں نئے شالہ میں اور جان سے مراد فقہی ہے وہ نظم اسلامی میں شالہ ہو جاتا ہے۔ ان مسلمات کے حوالے سے ہم کہیں گے کہ ہم جاذب ہیں۔ البتہ علی آرام میں اختلاف ہو سکتا ہے۔

سوال: تنظیم اسلامی کے زیادہ ترقاء ہر معاطلے میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی بات کرتے ہیں۔ کیا یہ تلقید کہلاتے ہی؟ (حازاد احمد، ملتان)

امیر تنظیم اسلامی: ہمارے ہاں دینی اصطلاح میں جب لفظ تلقید استعمال ہوتا ہے تو اس سے مراد فقہی مذاہب کی بیروتی ہوتی ہے۔ جیسے امام ابو حیفہؓ کے فقہ کو مانتے والے احتیٰ کہلاتے ہیں، اسی طرح ماںکی، حنبلی اور شافعی مذاہب ہیں۔ ان کے پروگاروں کو مقلد کہا جاتا ہے، اسی بیروتی میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ کو کوئی امام کا درجہ دے دیا کے رفقاء نے بھی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کو کوئی امام کا درجہ دے دیا ہے، یا نظم اسلامی کوئی فقہی مذہب بن گئی ہے تو ایسا محالہ قلعہ نہیں ہے۔ البتہ اگر ہم اس فقہی بیروتی میں سے ہٹ کر بات کریں تو ڈاکٹر اسرار احمدؒ ہمارے استاد بھی ہیں، ہمارے مgun بھی ہیں لیکن ہم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا ذکر اپنے درویش میں کرتے ہیں وہاں اپنے اسلاف کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب خود فرمایا کرتے تھے کہ آپ مجھے بھی سنو، دیگر مفسرین کو بھی سنو، پڑھو۔ انہوں نے خود بھی بہت سے حضرات سے استفادہ کیا جن کا وہ ذکر بھی کرتے تھے۔ لہذا ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی بات کرنے سے اگر کوئی یہ تجویز اخذ کرتا ہے کہ ہم ڈاکٹر صاحب کے سوا کسی کی نہیں ملتے یا ان کے سوا کسی کو quote نہیں کرتے تو ایسا مزاج و نظم اسلامی میں ہے، نہ ڈاکٹر صاحب نے ایسا رجحان ہوا رہا یا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات نظم کے رفقاء ان سے اختلاف بھی کرتے تھے اور ڈاکٹر صاحب میں صاحب کرام ﷺ نے حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ یعنی تسلیم میں چلا ہے جس پر نظم اسلامی قائم ہے۔ ایک منیج نظم میں شالہ ہو کر ایک نظم کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے لیکن عہد اپنے اللہ سے کرتا ہے کہ وہ گناہوں کو چھوڑ دے گا اور اللہ کے لئے کسی سر بلندی کے دی، ایک نظریہ دیا اور پھر نظم اسلامی کی صورت میں ایک

مرقب: محمد رفیق چودھری

سوال: ڈاکٹر صاحب نے ایک نظریہ کے تحت نظم کی بنیاد رکھی ہے، آپ نے بھی اس بنیاد پر نظم میں شمولیت اختیار کی۔ اب آپ امیر ہیں۔ کیا رفقاء نظم اسلامی آپ سے اس بات کی بیعت کرتے ہیں کہ آپ اس طریقے پر چلیں گے جو ڈاکٹر صاحب نے بتایا ہے یا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نہیں آپ حالات کے مطابق فصلہ کریں گے؟

امیر تنظیم اسلامی: جب کوئی منیج نظم میں شالہ ہوتا ہے اور وہ بیعت کرتا ہے تو کہتا ہے کہ آپ مجھے بھی سنو، دیگر مفسرین کو بھی سنو، پڑھو۔ انہوں نے خود بھی بہت سے حضرات سے استفادہ کیا جن کا وہ ذکر بھی کرتے تھے۔ لہذا ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی بات کرنے سے اگر کوئی یہ تجویز اخذ کرتا ہے کہ ہم ڈاکٹر صاحب کے سوا کسی کی نہیں ملتے یا ان کے سوا کسی کو quote نہیں کرتے تو ایسا رجحان ہوا رہا یا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات نظم کے رفقاء ان سے اختلاف بھی کرتے تھے اور ڈاکٹر صاحب روح بھی کر لیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے ہمارا بھی وہیں یہ بتایا کہ اپنے دل و دماغ کو کھلا رکھا کرو اور دیگر جگہوں سے بھی سیکھا کرو، سکھا کرو اور اپنے دہن کو سوچ کرنے کی کوشش کیا کرو۔ ڈاکٹر صاحب نے ہمیں ایک فکر میں صاحب کرام ﷺ نے حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ یعنی تسلیم میں چلا ہے جس پر نظم اسلامی قائم ہے۔ ایک منیج نظم میں شالہ ہو کر ایک نظم کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے لیکن عہد اپنے اللہ سے کرتا ہے کہ وہ گناہوں کو چھوڑ دے گا اور اللہ کے لئے کسی سر بلندی کے دی، ایک نظریہ دیا اور پھر نظم اسلامی کی صورت میں ایک

نظام ہے۔ جماعت میں شامل افراد کی جماعت کے نظام فنا سے رجوع کر سکتے ہیں؟ کیا جماعت میں فنا کا نظام موجود ہے اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ (محمدان، ختنے چائے) **امیر تنظیم اسلامی:** قاتلوں نے تباہی تو بہت سارے ہوتے ہیں جیسا کہ فناختی کا درجنہ، پاپ سپورٹ جوانا، بپ فارم جوانا اور ہر طرح کے لاٹھیں اور جو کوئی جوانا وغیرہ۔ خاہر ہے یہ سب کام تور پر یاست کا ہی ہے۔ کوئی علیم یہ کام نہیں کر سکتی۔ اسی طرح نظام قضاۃ قائم کرنا بھی حکومت کا کام ہوتا ہے کوئی علیم جو ابھی اقامت دین کی جدوجہد کر رہی ہو وہ ایسا نہیں کر سکتی۔ البتہ ہمارے رفقاء کے درمیان کوئی تباہی ہو جائے یا کسی روشن علیم کا فیر روشن علیم سے تباہی ہو جائے تو ہم کوشش کرتے ہیں کہ ان کے درمیان مصلحت کا معاملہ کروادیں، انہیں حدالت نہ جانا پڑے، تھانے پکھر جاؤں کے بعد نہ لگانا پڑیں۔ کیا پارک ٹولٹی میں اچھے دکان بھی ہوتے ہیں وہ بھی تو فرنچیز کو بھاگر کر مصلحت کا معاملہ کروادیتے ہیں، علماء کو بھاگر کر جو پارٹیز کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم تو دین کی خاطر محنت کر رہے ہیں تو کیا ہم اسکی کوشش نہیں کریں گے، ظاہر ہے ابھی حد تک لازماً کریں گے۔ البتہ نظام قضاۃ قائم کرنا حکومت کا کام ہوتا ہے۔

سوال: جب نبی اکرم ﷺ نے مدینے کی طرف بھرت کر لی تو وہاں مسلمان ایسی شریعت کے مطابق اپنے دھیلے کرنے لگے۔ کیا اس مرحلے کو اقامت دین کی محکمل تصور کیا جا سکتا ہے اور جو کو توسعہ انقلاب کے زمرے میں لیا جا سکتا ہے؟ اگر علیم کے خود دیکھ اقامت دین کی تحریف شریعت کا نافذ ہے تو کیا مدینہ ہی میں وہ پایوں محکمل کوئی نہیں کیا تھا؟ اس نظریے سے اگر دیکھا جائے تو محض دوست سے اقامت دین کی محکمل وحیتی ہے، تھادم کی ضرورت صرف توسعہ انقلاب کے مرحلے میں درپیش ہو؟ (عثمان لتوی، کراچی)

امیر تنظیم اسلامی: بعض لوگ کہتے ہیں کہ بھرت کے بعد مدینہ کی اقامت ریاست قائم ہو گئی تھی اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں ہو گئی تھی۔ جو کہتے ہیں کہ نہیں ہو گئی تھی ان سے اتفاق ہے۔ اس لیے کہ قرآن پاک سورہ الحجج میں تکون کا لفظ لے لیا گیا تھا:

﴿الَّذِينَ أَنْمَلُوكُهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُوا الرِّزْكَوْنَ وَأَمْرُوا بِالْمُتَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (آیت: ۴۱)

رہنمی میں تکون کا لفظ لے لیا گیا تھا:

ذریعے تزویج اور تشریف اساعت کا سلسلہ جاری ہے اور اس کو بھی تحریک ہونے میں شامل کرنا چاہیے۔

سوال: علیم اسلامی اب اتنی تحریک نظر نہیں آتی جتنی ذاکر اسرار حسن اللہ کے درمیں تھی؟ (عمران نیزیر)

امیر تنظیم اسلامی: کسی نے کہا تھا کہ convincing کے اعتبار سے ترازوں کے ایک پڑے سال کی مدد و مکافات مہمات کا سلسلہ جاری ہے۔ اب پورے لیے کوئی ہم چالا جائے گی اور ان مہمات میں پورے پاکستان سے رفتہ رفتہ ہیں اور بات پہنچاتے ہیں۔ ذاکر صاحب کے درمیں اتنی مہمات نہیں ہوتی تھیں۔ الہاماحد اللہ تحریک نظر آتا ہے۔

سوال: علیم اسلامی میں شرکت کے لیے بیعت کی شرط ہے اور ہم نے علماء سے تباہی کے بعد غایفہ اسلامی کے پاٹھ پر کی جاتی ہے اور وہ

ایک مرغی فردش سے لے کر ہمیں جدید ادوں تک کوئی خصیص ایسا نہیں ہے

جو ذاکر صاحب کے آڈیو اور ویڈیو کلپس سے استفادہ نہیں کر رہا۔

بیعت سب مسلمانوں کے لیے لازم ہو جاتی ہے اور وہ علیم میں بیعت

کس ہیئت سے کی جاتی ہے اور جو لوگ اس بیعت سے باہر نہیں آنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (محمدان، نو شہرہ)

امیر تنظیم اسلامی: اس میں کوئی ہنگ نہیں کہ جب خلافت کا نظام قائم ہوا تو اس وقت غایفہ اسلامی کے ہاتھ پر بیعت لازم ہوگی۔ لیکن جب تک خلافت کا نظام قائم نہیں ہے جب تک اقامت دین کی جدوجہد ہم پر فرض ہے اور اس فرض کو ادا کرنے کے لیے جماعت لازم ہے۔ کیونکہ اقامت دین کی جدوجہد ایک ایسے نہیں ہو سکتی۔ سورہ احصہ میں رشاد ہوتا ہے:

﴿وَتَوَاضَّأُوا لِيَغْتَبُ وَتَوَاضَّأُوا لِيَلْفَثُ﴾ (۵)

دوسرے کو حق کی صحیح کی اور انہیں نے ہاتھ ایک دوسرے کو سہری تلقین کی۔

مہینہ: جیسے آپ نے کہا کہ اس وقت ایک جنگی حملہ ہوا اور اب ہزاروں آپنے ہیں۔ آج کی کتنا لوگ ذاکر صاحب کو سن رہے ہیں، ایک مرغی فردش سے لے کر ہمیں جدید ادوں تک کوئی خصیص ایسا نہیں ہے جو ذاکر صاحب کے ان کلپس سے استفادہ نہیں کر رہا۔

امیر تنظیم اسلامی: ذاکر صاحب توبیان کر کے پڑے کے مگر ان کے بیانات کو اللہ نے اتنی قویت لکھی کہ آج ہتھام معروف مکاپ بلکہ افراد جن میں طلاق اور علماء حضرات بھی شامل ہیں وہ بھی ذاکر صاحب سے استفادہ کر رہے ہیں۔ آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ان کے جانے کے بعد بھی سلسلہ جاری ہے اور اس میں علیم اسلامی اور امین خدام القرآن کا بہت بڑا ہو۔ ان دنوں ادویوں کے

زکوٰ ادا کریں گے اور وہ تنکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے۔

مراحل بھی جاری ہیں۔ جتنا شریعت پر عمل کر سکیں اس کی تغییب لانا اور وہ تو مراحل میں جو صائب آئیں ان کو جھیلے کے لیے تیار کرنا، یہ ہمارا مستغل کرنے کا کام ہے لیکن ساتھ ساتھ ہم ملکی حالات پر بھی اپنی رائے دیتے ہیں اور الدین النصیحہ کی بنیاد پر خیر کی صلاح بھی دیتے ہیں۔

سوال: ملکت پاکستان میں اعلیٰ تشیع اور اعلیٰ سنت کے درمیان آئی کل کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ جو اس پہلے سے ہی طاغوتی منسوبے کے تحت حالات خراب کیے جا رہے ہیں، سی پیک منسوبے کو سبب ہوا کرنے کی کوشش بھی ہو رہی ہے۔ ان حالات میں آپ حرمان کے لیے کیا رحمانی دیں گے؟ (نوید عثمان، ملکت پاکستان)

میں ہمارے سامنے ہمارے اپنے ہی مسلمان ہوں گے جو کہ حکومت اور اداروں میں ہوں گے۔ لہذا ہم جان لیتے کی بات نہیں کرتے بلکہ دین کے لیے جان دینے کی بات کرتے ہیں۔ پھر یہ کہ دولا کی تحدادیت میں تو نہیں لکھی ہوئی، اس پر مشاہدتوں وہ سکتی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جتنے دین پر آج ہم عمل کر سکتے ہیں کہ رہے ہیں۔ پھر تنظیم کرنے کا محاملہ ہے اور پھر کوئی اقدام کی طرف جانے کی بات ہے۔ ہم اپنے حصے کا کام کرنے کی کوشش تو کریں۔ جیسے خود ملکہ اللہ تعالیٰ حی الامان حرب پیش کر سکتے تھے پیش کرتے چلے گے۔ اس کوشش میں آپ ملکہ اللہ تعالیٰ طرف بھی گے، وہاں جو کوئی ہوا ہمارے سامنے ہے۔ لیکن

اب یہ نہیں کی ہے کہ خصوصاً ملکہ اللہ تعالیٰ کو وہاں رہا ہے۔ لیکن عبید گی خالی گئی ہے، زلکہ کا روزے بھی آگیا، ان عہادات کے تقاضوں پر عمل دنکام بھی ہو رہا ہے۔ لیکن ریاست وہ ہوتی ہے جہاں ایک قانون ہوا اور ایک ای نظام ہو۔ جبکہ مطہرہ میں یہودی اپنے قانون کے مطابق فیصلے کر رہے تھے، اب یہ نہیں کیے ہے کہ اسلامی ریاست ہوا اور اس میں غیر اسلامی قانون، بھی مل رہا ہو۔ ایک ریاست میں ایک ہی قانون چلتا ہے تو نہیں چلتے۔ اس لیے ہم یہ کہتے ہیں کہ مطہرہ میں اگرچہ خود ملکہ اللہ تعالیٰ کو حکم ملا جہاں دین کے کچھ تقاضوں پر عمل شروع ہوا لیکن ابھی ریاست قائم نہیں ہوئی تھی۔ مولیٰ تھی جو ہر جگہ ہوتی تھی میں جا کر آئی تھی، پھر ملکہ اللہ تعالیٰ میں جا کر ملکہ اللہ تعالیٰ کے بعد خود ملکہ اللہ تعالیٰ کے بعد طائف کے بعد بیان آرہا ہے:

(وزارت الشّانس پندخلون في جنون اللهو أقواجا②) "اور آپ دیکھ لیں لوگوں کو داخل ہوتے ہوئے اللہ کے دین میں فوج درفوج۔"

امیر تنظیم اسلامی: اس حوالے سے دو تین باتوں کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ملک و شہنشہ قتل چاہیے ہیں کہ ملک میں اہتمار ہو، عدم استحکام ہو۔ اسی صورت حال میں دو نوں طرف کے علاوہ جو شہنشہ اور تعمیر سروچ رکھنے والے ہیں، وہ مل کر کردار ادا کریں۔ اپنی قریب میں بھی دوست گردی کو کثروں کرنے کے لیے شیعہ سنی علماء نے مل کر کردار ادا کیا اور اس کے بہتر تنائی بھی برآمد ہوئے۔ وہ سری بات یہ ہے کہ امریکہ پاکستان اور مسلمانوں کا شہنشہ ہے، وہ افغانستان سے اگرچہ گیا ہے لیکن اس کے باوجود جنین سے جنس بیٹھے گا۔ پاکستان کو غیر ملکی کرنے کے کچھ شوہد بھی نظر آ رہے ہیں کہ امریکی ذمہ داران بھی ملکت میں جا کر بیٹھتے ہیں اور بھی گواہ میں بیٹھتے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ پیک کا مشہوب کامیاب ہو۔ ہمارے مقندر طبقات اور ذمہ داران کو سوچنے کی ضرورت ہے کہ ہم امریکی طرف جھکاؤ کر کے اپنے لیے ملکات تو کھڑی جیسی کر رہے۔ ای طرح ریاستی ادارے اپنی ذمہ داری پوری کریں اور جو بھی فرقہ و اورتت کو ہوادے اس کے خلاف کارروائی کریں تاکہ آگ ہڑکانے کی کوئی سوچ بھی نہ۔ علماء کو ذمہ داری اور ہم آئندگی والے پہلوکو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال: اس وقت ملک کی غیر اسلامی صورت حال میں تنظیم اسلامی میں کس مرحلہ میں ہے؟ تنظیمی رفتہ کو آئندہ کے لیے خود کو کس طرح تیار کرنا ہے؟ (جزء عمار)

امیر تنظیم اسلامی: اس میں کوئی تکمیل نہیں کر سکتے کہ اسلامی ریاست پرہمنی میں جائے گی۔ تھی کہ سے قبل غزوہ بدر بھی ہوا ہے، غزوہ واحد بھی ہوا ہے غزوہ خندق بھی ہوا، تکویریں چلی ہیں اس کے بعد جا کر کمکتی ہوا ہے۔ الہاذ قائم کمی بھی ہمیں دعوت سے نہیں بدل بلکہ وہ ملک اور اس کے ساتھ بدلا ہے اتنا بھی راستے اور جو رجد کے ذریعے بدلا ہے۔

سوال: جب تنظیم کے ارکان اور رفقاء میں غیر معمولی اضافہ ہو جائے گا اور یہ اس قابل ہو جائے گی کہ (دینکوں الدین کلکشن) پر عمل کر کے مکرات کار اسٹر وک سے تو کیا اجتماعی توبہ نہیں کریں گے، دین کی طرف رجوع نہیں کریں گے، عبادت بھائیں اسچاہی نہیں آسکتا۔ ان حالات میں تنظیم صحیح اخلاق بخوبی ملکہ اللہ تعالیٰ کو اختیار کرتے ہوئے وہ تو ملک کو بھی جاری رکھے ہوئے ہے، تنظیمی اور تربیتی اس بات کا انتشار کرے گی کہ آپ دولا کی طرف ہو جائیں اور جہاد شروع کریں؟ (محمد بن حامد، ہندوستان)

امیر تنظیم اسلامی: مکراز کے مرحلے



فلسطین کی موجوں صورت حال میں مسلمانوں کے گرفتار کیا گام

شجاع الدین شیخ، امیر حکیم اسلامی

کے خلاف اور مظلوموں کی دادروں کے لیے استعمال کرنے کی پوری کوشش کرے۔
8- پرانی اجتماعی مظاہروں کا اہتمام:- فلسطین کے مسلمانوں پر بے احترام و تم کے خلاف مسلمانوں کو اجتماعی سُنگ پر بڑے پیمانہ پر مظاہرے بھی کرنے چاہئیں تاکہ پوری دنیا کو معلوم ہو سکے کہ مسلمان محدث ہیں اور ایک دوسرے کے درکو محسوسی کرتے ہیں نہیں۔ مسلمانان فلسطین کی بھی دلجوئی اور رہت بڑھانے کا باعث ہو گا۔

9- مسلمان حکمرانوں، مقتنز طبقات اور امت کی افواج سے مطالبہ:- ان بالاختیار لوگوں کو محکم اداری سامان، مالی تعاون یا اقتصادی بیانات پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان کی طرف سے علم کے خاتمہ کے لیے بھرپور حجاب سامنے آنا چاہیے۔ عالم کو چاہیے کہ ان طاقت و قوت رکھنے والے افراد پر اس حوالہ سے بذاتِ اعلیٰ کی حق الاممکان کوشش کریں۔ عالم اسلام کی افواج، ان کی مکری قوت خصوصاً پاکستان کی میزائل ایک دلجنوں کی اور ایسی طاقت تمام ہب مسلمہ کی امانت ہیں۔ ہمارا تقاضا ہے کہ اس طاقت کا حوالہ دے کر اسرائیل سے بات کی جائے۔

10- فرمی تربیت:- اسرائیل کا ہر شہری قومی تربیت یافت ہے لہذا مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ فنا فی عمل اور فرضہ چہاد کی ادائیگی کی تربیت سے اس طرح کی تربیت حاصل کریں جس کا اہتمام مسلم حکمرانوں کو کرنا چاہیے۔

11- سفارتی تعلقات کا خاتمہ:- جن عرب و دیگر مسلم ممالک نے اسرائیل کو تسلیم کر کے اپنے ملک میں ان کا سفارت خانہ بھالا ہوا ہے، اُنہیں چاہیے کہ فی الفرودہ اسرائیل سفیر کو وابہیں بھیجنیں، ان کے سفارت خانہ کو بند کریں اور اپنے سفیر کو اسرائیل سے فوارہ وابہیں بلا کیں۔ جب مسلم ممالک اسرائیل سے اس طرح کے سفارتی تعلقات ختم کریں گے تو جنیں اس پر کہدا بادا پڑے گا۔

12- اسرائیلی مصنوعات کا بایکاٹ:- مسلم ممالک کو اسرائیل سے ہر چیز کے تجارتی تعلقات ختم کر دینے چاہئیں۔ جہاں پر بھی ان کی مصنوعات استعمال ہو رہی ہیں، مسلمانان عالم کو ان کا کمل بایکاٹ کرنا چاہیے تاکہ اسرائیل کو شدید معافی جھوکا پکھے۔

13- اللہ تعالیٰ کے دین کے قاپیوں کے لیے جدوجہد:- آج یہ مسلم کا سب سے بڑا جرم دین اسلام سے بے وقاری کرتے ہوئے اس کو تاذق و غالب کرنے کی جدوجہد کو پس پشت ڈالا ہے۔ دنیا میں 57 مسلم ممالک اور دو ارپ سے سفارتی تعلقات ختم کریں گے تو جو دنیا کے ہاؤ جو دنیا اس فریضہ کی ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے ذلت و درسوائی کا فکار ہے۔ حدیث نبوی ﷺ کے مطہوم کے مطابق مستقبل میں امام مهدی کی مد کے لیے مشرق (خراسان کا علاقہ جو نبی کریم ﷺ کے دور میں پاکستان، افغانستان اور ایران کے چند علاقوں پر مشتمل تھا) سے افواج جائیں گی تو اس انتہا سے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم

کھلائیں اور مسکن ایجاد کریں گے اسی وجہ سے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اداگی کے لیے پورے اخالیں کے ساتھ لگائے تک توفیق حطا فرازے۔ آئین یا رب العالمین!

1- دعاوں کا اہتمام:- حدیث نبوی ﷺ کے مطابق دعاء مون کا تھیمار ہے۔ جسیں اللہ تعالیٰ کے حضور صدقی ول سے فلسطین کے مسلمانوں کی مدد و نظر کو دئے جائیں کرنی چاہیے۔ سورہ النہل کی آیت نمبر 75 کے ذیل میں رسول اللہ ﷺ کے نے مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے مکہ مکرمہ کے مظلوم مسلمانوں کے لیے دعا کیں کہیں (بکر فتح مکہ کے لیے اقدام 8 ہجری میں فرمایا)۔ نبی اکرم ﷺ ایسے موقع پر قوت نازلہ کا بھی اہتمام فرمائے تھے۔

2- لوف نمازوں کی کثرت:- سورہ البقرہ کی آیت نمبر 153 میں ارشاد یاری تعالیٰ ہے: (اَشْعُّمُنَّا بِالْكَلْبَلَةِ وَالْعَلَوَةِ ۖ) صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ جسیں اللہ تعالیٰ کی مدود کو توجہ کرنے کے لیے کثرت بحد اور سجدوں کو طویل کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے یعنی فرض نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ نمازوں کی طرف توجہ اور سجدوں کی کثرت کا اہتمام کریں۔

3- گناہوں کو چھوڑنا:- اللہ تعالیٰ کی مدد، اللہ کے سرکشوں، باغیوں اور نافرمانوں کے لیے ہرگز نہیں آتی۔ سورہ الحجہ کی آئیت میں ارشاد ہوا ہے: (إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْأَلِيَّنَ اَنَّقَوْا)۔ ”بے لک اللہ تعالیٰ کی معیت (مد) ان لوگوں کے لیے ہے جو جو کوئی اغیار کرتے ہیں۔“ یعنی ابتدی زرعی سے گناہوں، منافقت اور سرکشی کے روی کو ختم کرتے ہیں۔ سورہ البقرہ کی آیت نمبر 186 سے بھی یہ ہمناہی ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی قبولیت کی سیکھی شرط پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر پہنچتے اممان رکھتے ہوئے اس کے احکامات کی مکمل فرمائی دراری کی جائے۔

4- ساری کا مطالعہ:- جسیں چاہیے کہ اس وقت بیرون اسرائیل اور فلسطین کی تاریخ کا تفصیل مطالعہ کریں اور اپنے قریبی لوگوں کو بھی یہ معلومات فراہم کریں۔ اس حوالے سے یعنی اسلامی ایک اسرار احمدؑ کے خطابات کی ساخت بھی فائدہ مند ہوگی۔

5- پھر میں جو شیع جہاد اور شوق شہادت پیدا کرتا ہے:- ہمارے لیے اپنے پھر کی ذہن سازی کرنے کا بہترین موقع ہے تاکہ ان میں بھی امت کا درد پیدا ہو اور خدمت دین کے لیے مجاہد نہ تربیت کے ذریعہ افراد کا میسر ہوں۔

6- مالی تعاون:- ہماری ذمہ داری ہے کہ اس موقع پر اپنے اخراجات کو کم کر کے اپنے کر تے ہوئے جس ادارہ پر بھی اعتماد ہو، اس کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ مالی مدد فلسطین کے مسلمانوں کے لیے بھیجنیں۔

7- نبی مسیح ﷺ کے فریضی کی ادائیگی:- سو شیع میڈیا، یونیورسٹی، پرنس کلب، جہاں بھی موقع ملے تو بول کر یا لکھ کر تقریب و تحریر، جس میں جو بھی صلاحیت ہے، اسے علم

”جو کبھی کافی نہیں کچھ کرے“
”Enough is Enough“

”یہود ہر صورت میں فلسطینیوں کا خاتمہ چاہتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جب تک یہ باتی رہیں گے لاؤ تے رہیں گے۔“

آڑی جنگ (المحلی اشیٰ یا الاربعہ زان) شرقی ٹھنڈی میں ہی ہو گی اور اس نہیں پاکستان لے گردا را اگرنا ہے۔

امت مسلمہ پرمایوسی کے دور آئیں گے لیکن آخر میں پوری دنیا پر اسلام کا غلبہ ہو گا۔ ان شاء اللہ!

غزوہ پر اسرائیلی سفاکیت اور دنیا کا مستقبل کے موضوع پر

حالات حاضروں کے منفرد پروگرام ”ذہانہ گواہ“ میں ڈاکٹر اسرار الحنفی حرم کی امت مسلمہ کے مستقبل کے بارے میں تذکرہ

میزبان: دینمک احمد

قدۃ الصغریٰ کو کراکھرڈیل تعمیر کرتا ہے۔ چوتھا مشن ان کا یہ ہے کہ وہاں David (حضرت داؤد کا نخست) لا کر رکھیں گے۔ یہ ایک تھرٹھا جس پر حضرت داؤد فیصلہ کو بخا کرتا ہے پوشی کی گئی۔ پھر اسی پر بخا کر حضرت سیمان فیصلہ کی تابع پوشی ہوئی۔ پھر حضرت سیمان فیصلہ نے جو سجدہ بنالی اس میں اس پتھر کو رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد ہر اسرائیلی بادشاہ کی تابع پوشی اسی پتھر پر بخی کر ہوتی رہی۔ جب 70 میں ٹائپس نے سیدنےڈیل کو گردادیا تو وہ اس پتھر کو اٹھا کر اپنے ساتھ ہرم لے گیا۔ پھر ازرلینڈ اور سکات لینڈ سے ہوتا ہو یہ پتھر طالبی کیا چلتا۔ 14 ویں صدی یسوع میں اس پتھر کو ایک کری کی بیٹت میں لکھا رہے تھروں بنا دیا گیا جو کہ اب دیسٹ مسٹر چرچ میں رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ چوتھا ہدف یہود کا یہ ہے کہ وہ اس پتھر کو لا کر بیہاں رکھیں گے۔ یہ کا توصیہ ایک یہود کے ساتھ اس پر مبنی ہے۔

میزبان: آپ کو یہود کے چار بڑے missions اور اہداف تو معلوم ہو گئے۔ اب اگر آپ یہ جانا چاہتے ہیں کہ اسرائیل کیسے وجود میں آیا، یہودی کہاں سے آئے اور کیسے اس سر زمین پر آباد ہو گئے، اس سر زمین پر اب تک لئی جگہیں لایی جا چکی ہیں اور ان کا انجام کیا ہوا تو اس حوالے سے بھی ڈاکٹر صاحب کا یہ بیان موزوں ہو گا۔

ڈاکٹر اسرار الحنفی: برطانیہ نے 1917ء میں بالفور دیکٹیشن پاس کر دیا کہ یہودیٰ لفظیں میں آیا ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد یہود نے وہ میں، دعا نہیں، دھمکی سیاست ہر چھٹنے کا استعمال کرتے ہوئے فلسطینیوں کی بیرون پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ یہود کے پاس سرمایہ کی کوئی کمی نہیں تھی، مسیحی تحریک کے باتی سب میکر رہتے جنہوں نے

تھے۔ آئیے ان کے ایک خطاب سے یہودیوں کے چار بڑے مشاہد اہداف کو جانتے کی کوشش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر اسرار الحنفی: گریٹر اسرائیل کا نقشہ یہودیوں نے Protocols of the elders of Zion میں 1897ء میں دنیا کے مامنے پیش کیا تھا جس کے گرد ایک ساتھ ہے اور وہ ان سب علاقوں کو گھیرے ہوئے ہے جن پر یہود کا دھوکی ہے کہ وہ بیان گریٹر اسرائیل بنائیں گے۔ ڈریڈ کروڈ اسرائیلی دنیا میں موجود ہیں جن میں سے ابھی صرف 135 لاکھ اسرائیلی میں آئے ہیں۔ وہ

مرقبی: محمد فیض چودھری

کہتے ہیں کہ جب باقی سب یہودی بھی آئیں گے تو ان کے لیے رقبہ چاہیے اور ہم گریٹر اسرائیل بنائیں گے۔ انہوں نے 4 اہداف ملے کیے ہیں۔ ۱۔ آرمیکا ڈاں، 2۔ گریٹر اسرائیل کا قیام، 3۔ محمد اقصیٰ اور قدۃ الصغریٰ کو کرنا۔ یہ دونوں رو ٹھم کی ایک پہاڑی پر ہیں جسے پہلی بارہت کہتے ہیں۔ جہاں حضرت عمر فاروقؓ ﷺ نے نماز پڑی تھی وہاں محمد اقصیٰ ہے اور جہاں سے حضور ﷺ کا برآن کا سفر شروع ہوا تھا اس چنان پر بعد میں عبد الملک بن مردان نے ایک بہت بڑا گنبد بنایا تھا جسے قدۃ الصغریٰ کہا جاتا ہے۔ اس گنبد پر سونے کی پتڑی اورون کے سابق پادشاہ نہیں تھے اور جل جبوڑ کرتے تھے۔ وہ یہودیوں کی تجویز کرتے تھے اور جل جبوڑ کرتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب کی تجویز میں مذکور ہیں مسائل کا ساری ذہنیت، مذکور ہیں مسائل کے مقاصد، ان کی چالاکی اور ضاریٰ اور اسریٰ کی جیسی پروپاڈ کو اپنے فکر میں بنائیں گے۔ ان کے سیدنےڈیل کو 70ء میں روی جریل ٹائپس نے گردادیا تھا۔ 1967ء میں یہود کو دوبارہ یہ ٹھام پر تصدیل کیا۔ چنانچہ یہود کا تیراہدف محمد اقصیٰ اور اور تحریروں میں ان سازشوں کو بیان کرنے والی بیان کرتے

ہیرویناں: اسرائیل کی طرف سے غزہ خالی کرنے کے ائمہ میم کے بعد اس وقت صورت حال یہ ہے کہ غزہ کے ہسپتال پر بمباری کر کے پھر سمیت 800 سے زائد افراد کو شہید کر دیا گیا ہے۔ 10 لاکھ قسطنطینی مسلمان بے گھر ہو چکے ہیں، بیتلی، پانی اور گیس بند کردی گئی ہے۔ آش کریم والے لوگوں کو مردہ خاتے کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ قسطنطینی مسلمانوں کا کہنا ہے کہ ہم رات کو ایک سماجی حرثے ہیں تاکہ بمباری کی صورت میں ایک سماجی حرثے۔ عالمِ حرب کی مبرک رزمیں پر انسانی الیہ جنم لے چکا ہے لیکن انسانی حقوق کے نام نہاد طیبہ دار ای خونی درد نے کے ساتھ کھڑے ہیں جو کوئی دہمیوں سے مسلمانوں کی نسل کشی کے درپے ہے۔ بالی یعنی اسلامی ذاکر اسرائیل نے ایک عرصہ پہلے یہودیوں کے ان ہزار سے آگہ کر دیا تھا اور ان کی ترجیحات کو کمی کرن جانا تھا۔ ملاطفہ فرمائیں۔

ڈاکٹر اسراء راحمہ: ہیر الامانہ یہ ہے کہ اب جو مذکوری ہیں ان کے سبک کا پیانہ لمبڑا ہو گیا ہے۔ اگرچہ اب ان کا تمکنہ ایریل شیرون اس طرح کا عملی یہودی ہیں ہے لیکن انتہائی سفاک ہے، جس نے لیبان میں صبرا اور شاتيلا کے قسطنطینیوں کے دو یکپاس پہ دو دو دی سے اڑا دیے تھے جس طرح چوتینوں کو ہر دوں تلے روک دیا جاتا ہے۔ اب ان کا فیصلہ یہ ہے کہ انہیں تین بڑے بڑے قدم اٹھانے ہیں۔ (1) قسطنطینیوں کا غاثر۔ اگر قسطنی ہاتھ پر تولڑتے رہیں گے، اگر ہم ہماریں گے تو ایک دو دو بھی مار دیں گے، غیر یہودی چاہے ہزار بھی مر جائیں تو کوئی مسئلہ نہیں کیا جائے یہ تو کیزے مکوئے ہیں، جناباڑا اور گنبراڑیں۔ البتہ یہودی کی جان یقینی ہے۔ اس لیے قسطنطینیوں کو ختم کر دتا کہ لڑائی ختم ہو جائے۔ چنانچہ اس کے لیے وہ اب قسطنطینیوں کی اس طرح نسل کشی کریں گے کہ یہ مذکوری مسلمانوں کی نسل کشی لوگ بھول جائیں گے، یا پھر جس طرح 1492ء میں ہنین کے مسلمانوں کو ختم کیا گیا تھا کہ ایک بچہ بھی باقی نہ چورا اتھا۔ (2) اب وہ مسجد انصی اور قبة الصخرہ کو گرا بھیں گے اور ان کی جگہ حرمہ ملیل بنائیں گے۔ یہ جو اتفاقہ اب شروع ہوا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک سال قبل ایریل شیرون نے مسجد انصی کا دورہ کیا تھا اور وہاں حرمہ ملیل کی تعمیر کے لیے بیاندا کا پتھر رکھنے کا ارادہ تھا اور کیا تھا جس پر قسطنطینیوں نے جوان ہاتھوں میں ایشیں اور روڑے لے کر لکھا ہیں اور اس وقت سے یہ سلسلہ جل رہا ہے۔ اب تک کتنے ہی قسطنطینی مارے جا چکے ہیں لیکن کچھ نہ کچھ یہودی بھی مرے ہیں۔ البتا یہود کے صبرا پیانہ اس کا سماجی حرثے ہے کہ یہ تباہیں ہوئے۔

تو گھوٹیں ان کو بھی دے دیں گے۔ باقی سو دے ذریعے سے ملائی ہم کھپتے رہیں گے، مکھن ہمارے پاس آتا رہے گا۔ البتہ ایک چیز میں ان کے دونوں طبقات میں اختلاف ہے۔ ان کا مذہبی طبقہ کہتا ہے کہ ہم نے جو گیری اسرائیل بناتا ہے اس میں صراحتاً ورزیخ طلاقہ بھی شامل ہو گا جس میں حضرت یوسف عليه السلام کے دور میں جا کر ہنی اسرائیل آباد ہوئے تھے، صحرائے سینا بھی شامل ہو گا جہاں کوہ طور پر حضرت موسیٰ عليه السلام کو تورات ملی۔ مدینہ مکہ کا علاقہ بھی شامل ہو گا جہاں سے یہود کو کالا گیا تھا، عراق اور شام بھی شامل ہوں گے، بڑی کا جو布 مشرقی علاقہ بھی شامل ہو گا۔ جبکہ سیکھ یہودی کہتے ہیں کہ اتنے بڑے ملائے کو لے کر کیا کرو گے جہاں تم ہر یوں سے لڑو گے عرب تم سے لڑتے ہوئے پھر کے حال عبد الناصر نے اسرائیل پر حملہ کر دیا۔ لیکن اسرائیل نے مغربی پشت پناہی میں مصر سے پردا ہمراۓ سینا لے لیا۔ کچھ ملائے شام سے لے لیے، اردن سے پہا مغربی کنارہ اور مشرقی یہودی بھی لے لیا۔ اس طرح 1967ء مکہ پہاڑی ٹھکم یہود کے قبضہ میں چاہیے۔ 1967ء میں رویں کے سکھانے پر حملہ کے جال عبد الناصر نے اسرائیل پر حملہ کر دیا۔

یہود کے چار بڑے اہداف ہیں: 1۔ آرمیا ڈان، 2۔ گیری اسرائیل کا قیام، 3۔ مسجد انصی اور قبة الصخرہ کو گرا کر حرمہ ملیل کی تعمیر اور 4۔ تحریون آف ذیوڈ کو لا کر رکھنا۔

رہن گے۔ اس کی بجائے عرب اور اسرائیل مل کر رہے ہیں۔ دونوں کزن ہیں۔ ایک حضرت امامیل عليه السلام کی اولاد ہیں، مادرے حضرت اسحاق عليه السلام کی اولاد ہیں۔ یہودیوں کر اکاؤنٹ یونٹ بناتے ہیں۔ جیسے ایشیا و ملک ایک unit ہیں گا، آسیا ہے، پورا یورپ ایک یونٹ ہے، میں کچھو ہیں، جو ناز روزے کی پابندی کرتے ہیں، دین سے ان کا تعلق ہے، کچھ وہ ہیں جن کے نام مسلمانوں والے ہیں لیکن نماز روزہ کو ہوئی ہے، سیکھ اور مادہ پرست ذہنیت بھی ہے۔ اسی طرح یہودیوں بھی کچھ کمزور ہیں۔ لیکن داڑی، سر، اوچا بیٹ، بی، بی، لفظ اور خاص طور پر کہنی کے لئے ہاں رکھتے ہیں۔ ایک انتہا پر یہ تھا۔ دوسری انتہا پر وہ یہودی ہیں جو شراب پیتے ہیں، سورکھاٹے ہیں، ان میں نیکر ہیں، سائنسدان ہیں اور دیگر سیکلور لوگ ہیں۔ کچھ درہمائے درجے کے ذہنی ہیں جیسے ملکوں ایریل شیر ون چا۔ داڑجی ہیں بے لیکن سر پر نوپی ضرور رکھتا ہے۔ ان کے سیکلور اور مذہبی طبقہ کے درمیان کشاٹ کے باوجود ایک بات پر ان کا اتفاق ہے کہ پوری دنیا کی مالیات پر ان کا اتفاق ہے کہ پوری دنیا کی مالیات پر ایک بات پر ان کا اتفاق ہے کہ پوری دنیا کی مالیات پر وہاں حرمہ ملیل کا اتفاق ہے کہ ہم اسرائیل کا دارالخلافہ بنا گئے۔ (2)۔ مسجد انصی اور قبة الصخرہ کو گرا کر ہم حرمہ ملیل ضرور بنائیں گے۔ اس پر سیکولر یہود کا بھی اتفاق ہے کیونکہ وہ اتنی رشتہ بھی اگر مذہبی یہود کو نہ دیں تو وہ ان کا سماجی حرثے کے لئے تباہیں ہوئے۔

لبریز ہو گیا اور وہ ہر صورت میں ان اہداف کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ان کے پتھر لا کر انہوں نے رکھ دیے ہیں کہ بیہاں بنیاد پڑتی ہے۔ (3)۔ امریکہ کو دمکی دی کہ اب تم ناگزیر تھے۔ اگر تم نے ہمارے اہداف میں رکاوٹ ڈالی تو تمہاری اسنت سے ایسٹ بجادیں گے۔ میتن یا ہوئے کہا قامیں واٹھن میں آگ لگا دوں گا۔ چنانچہ اب امریکہ کو سیکھو دی دمکی ہے کہ تم ہاز آجائو۔ میں یہ بات خطاب جدمیں کر کے مسجد و رہنمایا مسلمان سے باہر لکھا، شام کو کوئی وی پر ایں شیر ون کی تقریبی۔ اس نے کہا:

"It is not acceptable. Don't appease the Arabs, at our expense. We are not going to become Czechoslovakia. We have to depend on ourselves only and rely on ourselves only."

یہ وہ امریکہ کو سنارہ تھا کہ ہم تمہارے محتاج نہیں ہیں، اب تم حق میں آؤ تو کسی تمہارے پیغام سے اڑاؤں گے۔

صہیونیاں: اسرائیل میں پنج بیوکوں مصروف کرنے کے لیے بیووں پر نے عرب ممالک سے جنگیں بھی لڑیں ہیں خاطر خواہ کامیابی نہ طلب پر انہوں نے ان کو ہر کسی بجاۓ گز دے کر مارنے کی کوششیں شروع کر دیں جس میں وہ کامیاب رہا۔ کبھی اول مخصوص طبقہ کو مددی ہیں اور

قرآن کہتا ہے:

«الْعِنَّ الْيَقِينَ كَفَرُوا هُنَّ يَقْرَئُونَ أَذْيَلَ عَلَىٰ لِيَسَانَ كَذَاكُ وَعَيْنِي إِنْ هُنَّ مُؤْمِنُهُطٌ» (المائدہ: 78)

لماعت کی اُن لوگوں پر جنہوں نے کفر کوئی اسرائیل میں سے داؤوں کی زبان سے اور میت این مریم کی زبان سے کی۔

اب ایک ملکوں اور مخصوص قوم کے ہاتھوں آخری امت (امت محمد ﷺ) اور اس کا بھی جو بھرپور حصہ ہے، ان کا ایزی اور ابیدی دھن ہے جس کے ہاتھوں ان کی جانی اور بر بادی کا ذریعی آخر الزمان میں پھیل جائے کی احادیث مبارکہ میں ملتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد حومہ کی وفیق اپنے خطابات میں انہی احادیث کی روشنی میں امت مسلم کو قرب قیامت کے حالات و واقعات سے آگاہ کرنے کی کوشش کرتے رہے اسی طرح کی ایک کاوشی ملاحظہ فرمائیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد: "احادیث میں جو خبریں ہیں ان کے مطابق عربوں سے بہت سارے علاقوں چین جائیں گے، یہ عراق، اردن، شام، بیہاں تک کرتی کا جنوب مشرقی اور سعودی عرب کا شمالی حصہ بھی چین جائے گا۔ البتہ یہوں کا مدینہ منورہ میں داخل ہونے کا خوب اللہ تعالیٰ پورا نہ ہوتے ہے۔ یہ سب کچھ ہوتے والا ہے۔ حضور ﷺ کی حکایت کی ایک حدیث کے مطابق ایک شخص کے ایک چڑار بیٹے ہوں گے تو 999 نعمت ہو جائیں گے۔ اتنی بڑی جگہ اور

اس کے لیے عذاب بھی بدترین آئے گا اور خاص طور پر اس

کا جو مرکز ہے (عرب) جس کے بارے میں حضور ﷺ کی حدیث موجود ہے ((دیل للعرب)) عرب کے لیے بہت بڑی ہلاکت ہے اور آج نظر آ رہا ہے کہ وہ ملعون اور مخصوص طبقہ قوم ان کے سینے کے اندر غیر کی طرح گھوپی گئی ہے اور تین کروڑ کے قرب عرب بے حصہ، بے غیرتی، بزدی، کمزوری، ذات، مستکت کی مثال بنے ہیں لیکن کوئی ان کے خلاف بول سکتا ہے؟ اس سے زیادہ (بچاں لاکھ کے قریب) تو امریکہ میں ہیں، ملک سوا کروڑ آبادی ہے بیووں کی دنیا میں لیکن ویکھے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ جب چاہا عراق کے ایشی انسانوں کو تباہ کر دیا اور سعودی عرب کی فحاظ میں ان کے چہازوں کی ریاضت لگ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کوڑا ان مسلمانوں کے لیے رکھا ہوا ہے کہ

جن کے راستے ہیں سوا، ان کی سوا مظلہ ہے

جتنا اونچا مقام اللہ نے عربوں کو دیا، ان میں حضور ﷺ کو اٹھایا، ان کی زبان میں اپنا آخری کلام ہاں ل کیا تو ان کی ذمہ داری بہت بڑی ہے۔ یہ وجہ ہے نہ زدیک ہے۔ واللہ اعلم!

صہیونیاں: بچاں سال پہلے ارض فلسطین کا جو نقش قہاں کا دور حاضر کے نتھ سے مواردہ کریں تو اسرائیلی جاریت اور ناجائز بخشی کی داستان آسانی سے سمجھ آ جاتی ہے۔

بیووں سال ہا سال سے ظلم سے مسلمانوں کی نسل کشی اور گزیر اسرائیل کے قیام کی طرف بڑھ رہے تھے۔ فخرہ پر ڈھائی جانے والی حالیہ قیامت میں تو پر اعلیٰ نظر چاہے وہ امریکہ ہو، برطانیہ ہو یا یورپی ممالک ہوں، سب کے سب اسی کلام اور جابر کے ساتھ کھڑے ہیں اور در دری طرف پر اعلیٰ اسلام نکل کلک دیدم دم نہ کشید کی عملی تصویر بتا ہوا ہے۔ ہماری کم بھتی اور بڑوی کی انتہا یہ ہے کہ مسلمانوں کے ارزی دشمن کے خلاف کوئی عملی اقدام اخانا تو، بہت دور کی بات ہے واسخ اور دوڑک اندماز میں اس کی ذمہ دشی نہیں کر پا رہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد حرمہ مسلمانوں کی بھی حالت زاریمان کرتے ہوئے انتہا افسردہ جو بجا یا کرتے تھے۔ اسی کیفیت پر مبنی ان کا ایک بیان ملاحظہ فرمائیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد: "آج دیکھیے دنیا میں جہاں خون بہتا ہے مسلمان کا بہتا ہے۔ بچاں سال سے زیادہ ہو گئے کہ فلسطین میں مسلمانوں کا خون بہر رہا ہے، تین سال کے قریب ہوئے کوئی نہ کشمیر میں خون بہر رہا ہے، روزانہ

محاملہ، جو کجاں گئیں آخر میں اسلام غالب ہو گا۔
میزبان: یہ بات ملے ہو گئی ہے کہ دنیا کا مُقبل اسلام سے وابستہ ہے اور یہ اُن حقیقت ہے کہ قیامت سے قبل global level پر اسلام قائم اور غالب ہو کر رہے گا لیکن اس سے قبل حق و باطل کا ایک عظیم معزک بھی ہو گا۔ ہنسے آرمیا ڈان یا الْمُكْتَفِي بِهِ کہا جاتا ہے۔ حق و باطل کے اس آخری معزکے میں پاکستان کا کردار کیا ہو گا۔ موجودہ اور آئنے والے حالات کی ایک جملہ اور ان حالات کے میں تمیں کیا کرنا چاہیے اس حوالے سے ڈاکٹر صاحب کا یہ بیان ملاحظہ فرمائیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد: پاکستان کی ایک destiny ہے ایک تقدیر برہم ہے کہ کفر اور اسلام کے مابین جو آخری معزکہ ہوتا ہے اس میں پاکستان کو play crucial role کرنا ہے۔ آخری جنگ (الْمُحْمَدُ لِظَّلَمِيْ یا آرمیا ڈان) مول ایسٹ میں ہی ہو گی۔ یہ بڑی عظیم جنگ ہوئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ایک مشرقی ملک سے فوجیں جائیں گی اور عرب میں حضرت مهدی کی حکومت قائم کریں گی اور خراسان سے سیاہ علم کے کرفویں لکھنی گی جو حضرت مسیحؐ کے ساتھ کھڑی ہوں گی اور یہ علم و اپس لئے گی۔ حضور ﷺ نے فوجیں کے زمانے میں جو ایک بڑا ملک خراسان تھا اس کا دل الخلافت اور پاکستان کا شامل حصہ ہے۔ لہذا تمیں اپنی اتنی ملاحتیت کی خاتمت ہر قیمت پر کرنی ہے، پاکستان دا پر لکھا ہے تو گل جائے بھانے والا اللہ ہے لیکن یہ کم سے کم ہماری جو اتنی ملاحتیت ہے، جو مانس ہے ہمارے پاس پوری امت مسلمہ کی اس کو کوئی گز نہیں پہنچنے دیتا۔

میزبان: علامہ اقبال نے فرمایا تھا کہ میر عرب کو آئی شہنشی بوا جہاں سے میر اوطن و وطن ہے۔ اس دعا کے ساتھ آخری جنگ کے پروگرام کا اختتام کرتے ہیں کہ یا اُنیں پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کے فنازوں کی توفیق اور بہت طلاق فرماؤ اور حضرت مهدی کی مدد کے لیے خراسان سے نکلنے والے قافیت کا تم سفر ہے۔

دفت فرمت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نور توحید کا انتام ابھی باقی ہے



قارئیں پوچھا گا کہ ”رمانہ گاہ“ کی دو یونیورسٹی مسلمانی کی دعہ ماکیت www.tanzeem.org پر کسی جا سکتی ہے۔

گلوبل ایز ہو گا۔ اب دنیا میں محمد و محدثوں (نیشن شیٹ) کے اندر رہنے کا مسئلہ ختم ہو چکا ہے۔ یہ لکیری میں مسلمانوں کا، کوہو میں مسلمانوں کا، مچھیا میں مسلمانوں کا، تو مسلمانوں کا، صومالیہ، قلبائی، اب تو تمامی لینڈ میں بھی شروع گیا۔ جہاں دیکھو مسلمانوں کا خون بہرہ باہے۔ وہ جو کسی نے کہا تھا۔

ہو گیا ماتندا آب ازان مسلمان کا ہو گیا
فلسطین میں ملدوذر آرہے ہیں، مکے کے مٹے مسلمانوں کے مسار ہو رہے ہیں۔ کم ہتی اور بزردی کا عالم یہ ہے کہ ہم کھرے ہو کر یہ کہ نہیں سکتے کل روئے ارضی پر اسلام غالب ہو کر رہے گا۔ اس ضمن میں قرآن و حدیث سے کوئی reference درکار ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد کا یہ بیان ملاحظہ فرمائیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد: قرآن مجید میں تین دفعہ اللہ کے آخري رسول ﷺ کی بیعت کا مقصود بیان ہوا ہے۔

میزبان: ناظرین! ڈاکٹر احمد اقبال کے بعض اشعار حدیث شاعر شرق حضرت علامہ اقبال کے بعض اشعار حدیث مبارک میں بیان کردہ حاکم کا خلاصہ مضمون ہوتے ہیں۔ سمجھنے والے اس کو پڑھنے سے کوئی نہیں بخوبی پڑھ سکتے۔ پوری قصہ دین حق ہو کر رہے گا۔ پھر یہ کہ حضور ﷺ کو پوری قصہ دین حق کے لیے بھیجا گیا:

«وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَّا كِلَافَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ
وَنَذِيرًا» (س:28) اور (اے نبی ﷺ) ہم نے نہیں بھیجا ہے آپؑ کو گرتمام ہی قوی انسانی کے لیے بھیر اور نذر بنا کر۔

آپ ﷺ کا مقدمہ بیعت پورا اسی وقت ہو گا جب پوری دنیا پر اللہ کا دین قائم ہو جائے اور یہ ہو کر رہے گا۔ جو نہیں سکتا کہ حضور ﷺ کی بیعت کا مقصود پورا نہ ہو اور دنیا ختم ہو جائے۔

حدیث نبوی ﷺ ہے کہ:
 ”اللہ نے میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا یا سیزدیا تو میں نے اس کے سارے مشرق اور سارے مغرب دیکھ لیے اور میری امانت کی حکومت ان تمام علاقوں پر پرا ہو اور دنیا ختم ہو جائی۔“

ایسی کوئی نہیں بھیج سکتے کہ دریا میں پکھ مایوسی کے دور آنے میں بھی اولین دور میں آئے۔ مکہ میں مسلمانوں پر جو میت، احمد بن جو جیتیں ہیں الہ اکبر اسلام عرب میں غالب ہو کر رہا۔ اسی طرح اس امت کے ساتھ ایسی بہت کچھ ہوتا ہے۔

یہ اس پورے روئے ارضی کے اور ہو کر رہے گا لیکن اس کا طریقہ کیا ہے؟ پہلے کسی ایک ملک میں اسلام نافذ کرو، پھر وہ گلوبل ایز ہو جائے گا۔ آج کی دنیا گلوبل ایز یعنی اسی طرف تجسسی و جاری ہے یا باطل گلوبل ایز ہو رہا ہے یا اس

آسمان ہو گا جس کے نور سے آئندہ پوش اور خلقت رات کی سیما پا ہو جائے گی پھر دلوں کو یاد آجائے گا پیغام بخود پھر جیسی خاک حرم سے آٹا ہو جائے گی آگے جو پکھ دیکھتی ہے لب پر آسکا نہیں صحیح ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی اس لئے کا آخری شعر ہے:

شب گریزاں ہو گی آخر جلوہ خور ہید سے اور یہ میں معمور ہو گا نعمہ توحید سے لا الہ الا اللہ

(إِنَّ الْحَكْمَ إِلَيْنَا)

یہ اس پورے روئے ارضی کے اور ہو کر رہے گا لیکن اس

کا طریقہ کیا ہے؟ پہلے کسی ایک ملک میں اسلام نافذ کرو، پھر وہ گلوبل ایز ہو جائے گا۔ آج کی دنیا گلوبل ایز یعنی اسی طرف تجسسی و جاری ہے یا باطل گلوبل ایز ہو رہا ہے یا اس

تو سپر دیے اسی ذات کے

عامرہ احسان

amira.pk@gmail.com

اس اپنی امت کو بسراہی جائیں گے ایہ وہ نام ہے جو کافر کے لئے سے!
کافر پر لکھے جاتے ہیں تو کافر ملک احتاہے ان کے
ذکر سے!

دھول اور دھوئیں، گرتی بلڈنگوں کے ملے کے حق

غزہ ہمک رہا ہے شہداء کی خوشبو سے۔ اس دور کی جنگوں کے شہداء پر یہ خالص افعام ہے جو قبل ازیں افغانستان میں

حق کی گواہی میں اسی خوشبو سے بہت کرتا رہا، جس کے مناظر اس وقت سب دیکھ رہے ہیں۔ شہید کے سراہتے

بیٹھا نوجوان حیران ہو گوکار اس خوشبو کی گواہی دے رہا ہے۔ ”واللہ، شہداء سے ملک کی خوشبو پھوٹ رہی ہے۔“

(مبادر کو!) یا اصل طلیطین! کیا لفظ بخش سودا کیا ہے؟

جیسے عنوایات سے پوست الگ ہے اقرآن اس سودے پر

گواہ ہے (انویب) ”رَبُّ الْعِجَمِ، لَهُ مَا بَعْدَ^۱“ کی نہاد، اللہ

کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیب روی رضی اللہ عنہ کو

دی تھی جب بھارت کی خاطر سارا مال کفار کو دے کر خالی

ہاتھ دیدیں داعل ہوئے تھے اقطرے بر ایزندگی اور اس

کے مال و مصالح کو دیجا پرستوں کے مدد پر مار کر سندرلوں

سے دفع ترا نامہ بخت (آثرت) کا سودا ایمان والے

تھی کر سکتے ہیں۔ کمال تو یہ ہے کہ دینیا کے کوئے نہ تک

یہ خوشبو، کوہ گاری عزیزیتیں واہل ہو کر ہمارا تمیر انسان کو

نکاہ نیرہ کن سیرت و کردار کے مسلمان اور داشت گرد

سفناک نہیں یا ہو کا حقیقی پھر و دکھاری ہیں۔ اپنی قرآنیوں

سے پوری دنیا تک قرآن کی دعوت انہوں نے پہنچا دی۔

قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن، والی سرزمن جو

حافظت کی اور قرآن ہی پر جیتنے مرنے والوں کی سرزمنیں

ہیں۔ تاکہ کہ اس شخص کو خبردار کو دے جو زندہ ہو اور الکار

کرنے والوں پر بحث قائم ہو جائے۔“ (یتین: 70)

کم عمر بچوں کی جلاوطنی اور بچل خوبصورت

دعا ہیں ایمان افرزوں ہیں۔ بیتال میں رزم کا تکلیف دہ

مظہر جس میں بچپن تلاوت کرتا صبر کر رہا ہے۔ غرہ میں ساری

بیماریوں کے باوجود چروں پر سکھتے اور روشنی ہے خوف

وہ رہا ہیں۔ آج قرآن اور غرہ پوری دنیا پر بحث تمام کر

رہا ہے۔ اس کے فتحے فتحے پنچے، ان پر توڑے جانے

والے مظالم کے ذریعے پوری دنیا کے انسانوں کو تون یا ہو

کے پشت چنا۔ بھی قائم مغربی اور خاموش مسلم حکمرانوں کی

اصیلت بھی دکھاری ہے ہیں۔ ایک تقریباً ۵۰ حائلی تین سال کا

عازم یورپ امریکا ہوتے والے بیٹوں اور آج فلسطین میں جائیں لاتا نے والوں میں۔“ بھی سوچتا، میں نکل پڑا..... ترے پاؤں میں ہیں جو جھیٹیں، تو انہی کے قفل کو کھولنے، میں شفاعةتوں کی حوصلیے، ترے واسطے، اسی راستے پیش چل پڑا،“ سماں اس کے گیارہ بچے ہوں تو وہ مطابق مارچ 2017ء میں غربہ کی مقدس مال، آخوندی مرتبتہ 5 بچوں کی پیدائش پر 69 بچوں کی ماں ہوئے کا منفرد اعزاز لے کر شہادت کے مرتبے پر فائز ہو گئی۔ اللہ سے اسی طرح بیک وقت کئی بچوں سے نوازتا ہا اسرائیل کے سینے پر مونگ دلخیل کو اس وقت بھی غزہ میں 50 ہزار حاملہ مانگیں ہیں اللہ سلامتی سے نوازے۔ (آئین)

کئی سال پہلے سنایہ جملہ باربار حقیقت بن کر سامنے آیا، اسرائیل کے مسلسل ہوتے رہنے والے جلوں پر قدس میں مسجد اقصیٰ کو ڈھانے، گرانے کے ہر واقعے ایسا خوبصورت چہرہ دکھارتا ہے کہ بیبا سے لوگ قرآن اخفا رہے ہیں۔ اسلام کی اس مبہوت کن دعوت پر لپک رہے ہیں۔ لبک کہہ رہے ہیں۔ یا ایک بچل 8 سال کا چہ،

اپنے سے کچھ بڑے شہادت کی وبلیز پر کھڑے بھائی کے سرہانے نکلے پڑھتے جا رہا ہے۔ اسے ختم ہے تو صرف یہ کہ بھائی کلہ پڑھتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو۔ وہ فتحی بھی جو اپنی تحریری رمح پوچھی کی وصیت کر رہی ہے کہ اس دراثت کو اس طرح تعمیم کر دینا۔ احکام شریعت کا علم، رخصت ہوتے سے پہلے اس پر عمل امت کے بڑے بڑے اکتفا یافتگان کو آئینہ دکھارتا ہے۔ وہ رزم و قلم پھر جانے سے پہلے حدیث کی تصدیق کرتے ہوئے کہ شہادت کے وقت چیزوں کاٹنے کے برائی تکلف ہوتی ہے، کہدا رہے مجھے درود نہیں ہو رہی! ہمیں زبانی حال سے کہدا رہا ہے: یقین پیدا کرائے غافل کر مغلوب گماں تو ہے اگماں کے لکھروں کے مقابل یقینیں کا ثبات درکار ہوتا ہے، جس سے ہم محروم چلا ہے راوی چہاد میں، کہیں گے اب کے معاد میں،.....

کبھی رنج اپنے بھلاکی، میں بیوک اپنا جلا جکی، تو اسی اور فلسطین سمازیتے تین افتون سے لعلو ہمیں صبر و ثبات کے لازوال اسماق پر حارہا ہے۔ اقبال کی شاعری، (عہدہ داشت گردی کی جگ!)، احسن عزیز کی شاعری میں مشکل کی خوشبو پنچے خون سے بھر رہے ہیں۔ پیار و کم نہیں ہوں گے، تی آنکھوں کی خاطر راستے سبھم نہیں ہوں گے! اپنی قسم، اور عزائم و رضیتی، کئی بھی عیاش ایسے بطل، قاصر ہے! جواب بیٹے سے سن لیجیے۔ (بہت فرق ہے

بیان کر دیں گے۔ 20 سال افغانستان میں خون کی رحمار دیکھتے ہے۔ اب ہم تسلی اور جل کی وحدادیکہ ہے ہیں۔

ہماری بھروسی ہے۔ خون کی سرفی سے دل گھرا تاہماں پائیں اور اس کی اسرائیل نوازی پر بس رہا ہے۔

ایسا تسلی شیر کو کمال باہر کرنے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اور ایک لڑکی غزوہ والوں کی حیران کن عزیمت سے متاثر ہو کر قرآن خرید کر پڑھنے اور اس کے حوالے دے کر دیا کو اپنا نہایت ثابت تجھہ ساری ہے۔ اور ہم سودی قرضوں پر بھری محیثت سے اللہ کو تاریخ کی بیٹھے ہیں۔ آرٹش پاریمان آزاد ہے جو ہی چاہے کہے۔ ہم کریں سیٹ کر کے اپنے بڑوں، بن سلمان، بن زید، سعید، پیلس اور پائیں سے پوچھ کر اسے اسلامی چیننا دے کر موقف

یہ سب کیا ہے۔ فطری خوف سے پھٹی پھٹی آنکھیں، کاپنے ہوتے ہیں، لرزتا جنم، پھر وحشت سے تاہماں کس گودا تھا۔ نہیں معلوم اذکر سے پیارے تھے تھا۔ مجتہد کا سس اور گودا پا کر پھوٹ کر رودنتا ہے۔ ایسے بے شمار مناظر پوری دنیا میں مسلم و کافر کے فرق سے ماوراء ہر انسان کو اٹھا کر کھلا کر رہے ہیں۔

میڈیا کے حمراہ، ہالی وڈی قلعوں، میکل و ٹلہ کے برگروں، زندگی کی راحتیں، صیل و طرب سے نکل کر وہ

سب ایک تھیں، عجب سر اگینز دنیا دریافت کر پڑھے ہیں امفریوں کے رنج و الم میں ڈوبے، چوٹے چوٹے کاپ

آپ کو حیران کر دیتے ہیں۔ سب ہری نئی آنکھوں والے گورے مغربی مردوں زن! کوئی بھیوں کے چٹوٹوٹ

کر گرتے الفاظ میں درد میں ڈوبی محبت قسطنطینیوں پر

چھادر کر رہا ہے۔ راتوں کی نینداں کے لیے حرام ہو جانے کے تذکرے ہیں۔ پائیں، سوتاں (برطانوی وزیر اعظم)،

سمی پشت پناہوں پر غیظ و غضب کی یوچاڑ کر رہے ہیں۔ ایک برطانوی گورا، بی بی کے لئے لے رہا ہے۔

ہمارے ترجمان مت ہو۔ ہم ہرگز اس کی تائید نہیں کرتے جو اس وقت جاری ساری بیانیں شدید لجج میں اپنی بکواس بند کر کر رہے ہیں۔ مجنون یا ہوا اسرا تسلی کو بھی مجرم

ٹھہر ارہے ہیں۔ اگر اس وقت بھی کوئی ان کا ساتھ دے رہا ہے تو وہ خود تسلی عام کا مجرم، مجرم الحس، پاکل ہے۔

روتی ہوئی حورت بھتی ہے۔ اس وقت آپ سک طرح اپنے لئے (کمانے) کی تصویریں سو شل میڈیا پر پوست کر رہے ہیں؟ آپ نے غزوہ کے تسلی عام کے بارے کچھ بھی نہ کہا؟ ہر کوئی بھی نہ پاکستان کے نوجوانوں کا کرکٹ میں انہاں اور ہمارے پر تملہاہت،

بیزاری بھرا عظیم غم نہیں دیکھا۔ (یہ غزوہ کے پھوٹ سے عین مقنادہ، کرکٹ کی حصی دے کر پالے گئے ہیں۔) آپ نے

یہاں خوچکاں غزوہ بھالا کر، شادی بیاہ، تھوڑے بے بلے گئے نہیں دیکھے اور اس مرد رہا ہے۔ ”ہم کیا کریں اسے کیے دو کیں..... یہ سب دیکھتے ہوئے میں لکھا شمار ہوں،“ اور راقم کیا لکھے اک مسلمانوں کی بے حصی، بے احتناقی،

”حساں پر تختید، اور جریں دیکھنے سے من موت نے کارو بیا (ان کی راحت میں خلل اندازی ہوتی ہے!) اس پر تم

لکھ شماریں ا

گوشہ انسدادِ سود

(گزشتہ سے پورت)

وکلاء کے اس گروپ نے تمام کیس کا جائزہ لے کر یہ رائے قائم کی کہ 1999ء کا فیصلہ محال کرنا بوجوہ آسان نہ ہوگا بلکہ اس کے بجائے اس معاملے کو آئین کی دفعہ F-38 کے تحت اخھانا یا پیش کرنا یادہ موزوں رہے گا۔ چنانچہ انہوں نے 30 مارچ 2015ء کو یہ کیس انہی بنیادوں پر تیار کیا اور اسے امیر حکیم اسلامی حافظ عاکف سعید صاحب کی طرف سے ایک Constitution Petition under article 184(3) of the Constitution of Pakistan ب مقابلہ فیڈریشن آف پاکستان بعنوان تیار کیا اور پھر یہ کورٹ میں داخل کروادیا۔ اس Constitution Petition میں یہ درخواست کی گئی تھی کہ

In view of the above, it is therefore, respectfully prayed that this Hon'ble Court may graciously be pleased to issue direction to the respondents to implement Article 38-F of the constitution to eliminate "Riba" as early as possible to save this country from the wrath of Almighty Allah."

مورخہ 9 مئی 2015ء، جسٹیس راؤ فیض سے یہ جواب موصول ہوا کہ متعدد وجوہات کی بنا پر یہ درخواست مسترد کر دی گئی ہے لہذا یہ قابل ماعت نہیں۔

چونکہ بیان کردہ وجوہات نامعقول اور غیر آئینی تھیں لہذا 23 مئی 2015ء کو ایک Civil Miscellaneous ایجل و ایڈیشن کی گئی جس میں یہ تقاضا کیا گیا تھا کہ جسٹیس راؤ فیض اس بات کا جائز نہیں ہے کہ کسی ایسی آئینی پیشیش کو درکر کسے جس میں بنیادی حقوق کا معاملہ چیز نظر ہو۔ لہذا یہ درخواست کی گئی کہ جسٹیس راؤ فیض کی طرف سے عائد کردہ اعترافات مسترد کرتے ہوئے ہماری پیشیش کو کورٹ کے سامنے پیش کیا جائے۔

بحوالہ: ”انسدادِ سود کا مقدمہ اور وقایتی شرعی عدالت کے 14 سوال“، از حافظ عاطف وحید

۱۴! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 552 دن گزر چکا!

حقیقتِ فتنہ در جاں

(قط (2)

رفق چوہری

اب دیکھتے ہیں اپنے باتیں سے کچھ واقعات کے حوالے کرتا تھا لیکن اسے پہلے ذرا زیستی خاتم پر نظر دوڑا یہے اور دیکھتے کہ اللہ کے نظام کی توہر سطح پر خلافت کو عام کیا جا رہا ہے۔ اس کے مظہروں اور اس کی کتابوں کی توبین کی جاری ہے۔ اس کے نظام کی بات کرنے والوں کو دوشت گروہ ٹھیک بنا کر بدنام کیا جا رہا ہے، انہیں بنیاد پرست، انتہا پسند اور معلوم نہیں کیا کچھ قرار دے کر دنیا میں ان کا گھیرا نگہ کیا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ دنیا میں واحد اسلامی حکومت افغانستان میں قائم ہوئی تو اس کو ختم کرنے کے لیے پوری دنیا کی طاقتیں اکٹھی ہو کر کوتولت پڑیں۔

دبارہ نظام ہونے پر دنیا کا کوئی بھی ملک اُسے تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے۔ باقی دنیا میں بھی اگر چنانزار، روزہ، رکاوہ، حج پر کوئی پابندی نہیں ہے لیکن اجتماعی سطح پر اسلام کے نظام کی بات کرنا جرم بن چکا ہے۔ کیوں؟۔ اس لیے کہ نیو ولہ آئور کے طور پر جو نظام (دین) دنیا پر مسلط کیا جا رہا ہے اس کے مقابلے میں کوئی اور نظام (دین) دجالی قوتوں کو قابل قبول نہیں ہے۔ اسی لیے اللہ کے چچے دین کی پرسنل خلافت کی جاری ہے اور اس کے مقابلے میں دجالی نظام اور اس کے جھوٹے خداویں (دجالوں اور الپیش کے پیروکاروں) کو پر نیچلے طور پر مشہور کیا جا رہا ہے لیکن دنیا کو فریب دینے اور اپنے دل کو چھپانے کے لیے بقاہر لفظ God کو بطور ایلیل استعمال کیا جا رہا ہے۔ مثال کے طور پر Merriam Webster کا مطلب دیکھئے صفت Supernatural:

الر:

"of or relating to an order of existence beyond the visible observable universe, especially : of or relating to God or a god, demigod, spirit, or devil."

"نظر آئے والی قابل مشاهدہ کائنات سے ماوراء وجود کے آرڈر کا یا اس سے متعلق، بالخصوص: خدا، دیوتا، تعلیٰ خدا، درج یا شیطان کا اس سے متعلقہ۔"

پ:

"departing from what is usual or normal especially so as to appear to transcend the laws of nature."

"معمول یا عام سے ہٹ کر، بالخصوص: جو فطرت کے قوانین سے بالاتر دکھائی دے۔"

اسے تو کسی قانون کی بھی ضرورت نہیں ہے وہ جب چاہے پہلا سے زندہ اونٹ نکال سکتا ہے، سمندر میں سے راست نکال کر موی خلیل کی جماعت کو پار نکال سکتا ہے، چاند کو دو گلوے کر کے صحیح سلامت جوڑ سکتا ہے، ابر ایچ جیکٹ کو آگ میں زندہ رکھ سکتا ہے۔ وہ عرب کے حربائیوں کے پاؤں تلے رومن ایسپار اور فارس کو روڑ سکتا ہے۔ کلمے میدان میں پے سرو سالان 313 کو 1000 کے مسلح لشکر پر غالب کر سکتا ہے۔ وہ عرب جن کو دنیا اُمی (ان پڑھ) کہنے تھی اُن کو پوری دنیا کا امام اور حکمران بنانا سکتا ہے، یہاں تک کہ یورپ کی سائنسی ترقی انہی عربوں کی قدر طے اور بخداوی کی یونیورسیٹیوں سے حاصل علم کی مرہون منت ہے..... لہذا یہاں پر نیچلے سے غراء اگر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور Realm of Supernatural سے مراد اگر اللہ تعالیٰ کی شکوئی مقتولیت ہے..... لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ مغرب کے اماون کی طرف سے Supernatural کی جو تشریع اور تکریکی جاری ہے اس کا مقصود کوئی اور عالم اور اس کے جھوٹے معبودوں کو خدا بناو کر دانا ہے۔ جیسا کہ آفسورہ و کشتری میں ہی بطور ایم پر نیچل کی تعریف یوں درج ہے:

The supernatural noun (singular) events, forces or powers that cannot be explained by the laws of science and that seem to involve gods or magic.

"ما فوق القطرت اسم (واحد) واقعات، و قسم یا طاقتیں جن کی واضح اساتذہ مائن کے قوانین سے ٹھیں کی جا سکتی اور ایسا لگتا ہے کہ اس میں "دیوتا" یا جادو شاہی ہیں۔" پہاں لفظ gods اور magic سے بہت کچھ واقع ہو

(وَإِذَا قطع أَهْرَأْ فَلَمْ يَنْقُولْ لَهُ شَيْءٌ فَيَكُونُ (۱۷) (البقرة) "اور جب وہ کی محالے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس سے بس بھی کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے"۔

حضرت مصطفیٰ ﷺ کے متعلق ایک شبیٰ آواز ہے۔ اس سے دی گارڈین یعنی تیجہ کاں رہا ہے کہ پر نیچل کا دارہ ایک ایسا دارہ ہے جہاں خدا ہم سے بات کرتا ہے۔ دوسرے دو حالہ جات میں سے پہلے میں حضرت یعقوب کا سامنا ایک فرشتے سے ہوتا ہے، دوسرے میں مسیح کے حواری پلر اس کو ایک فرشتے جیل سے آزاد کر دیتا ہے۔ اس سے دی گارڈین یعنی تیجہ کاں رہا ہے کہ پر نیچل کا دارہ ایک ایسا دارہ ہے جہاں نا ملکن ملکن ہو جاتا ہے۔ تیرے حوالے میں کائنات کے عدم وجود سے وجود میں آنے کا ذکر ہے جس سے دی گارڈین یعنی تیجہ کاں ہے کہ پر نیچل کا دارہ ایسا دارہ ہے جہاں چیزیں عدم وجود سے وجود میں آتی ہیں۔

قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ ہمکی کتابوں (تورات، زبور، انجیل) میں لوگوں نے ملوث اور تبدیلی کر دی ہے۔ ان سخشنہ صفات کے مجموع (باتیں) سے یہ کسی اگر کوئی مٹالیں دے کر یہ ثابت کرتا ہے کہ ایک ایسا Realm موجود ہے جہاں مجرمات ہوتے ہیں، جہاں ہمکن ملکن ہو جاتا ہے، جہاں چیزیں عدم وجود سے وجود میں آتی ہیں، جہاں فوق القطرت مظاہر اور واقعات جنم لے سکتی ہیں، جہاں فوق القطرت اسے ملکیت پر وہ سورج کو سکھانے، جو سائنسی تہمیں سے بھی بالاتر ہوتے ہیں تو اس پر کسی کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا اور وہ ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ قدرت، قوانین فطرت، طبیعت (Physics)، ایسے الطیبیات (Metaphysics) سمیت پوری کائنات اور اس کی ہر چیز کو بنانے والا ہے۔ اس لحاظ سے حقیقی معنوں میں Supernatural ایسا لحاظ کی ذات اور اس کی قدرت ہے جو نہ صرف کسی بھی سائنسی تہمیں اور فطرت کے قوانین سے بالاتر ہے بلکہ وہ جب چاہے ان قوانین کو بدیل بھی سکتا ہے۔ مثال کے طور پر وہ سورج کو مشرق سے نکال ہے، چاہے تو مغرب سے نکال لائے، اس کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے:

"ما فوق القطرت اسم (واحد) واقعات، و قسم یا طاقتیں جن کی واضح اساتذہ مائن کے قوانین سے ٹھیں کی جا سکتی اور ایسا لگتا ہے کہ اس میں "دیوتا" یا جادو شاہی ہیں۔" پہاں لفظ gods اور magic سے بہت کچھ واقع ہو

اللہ اسرائیلی کی حفاظت کے لیے اش

اخلاق اللہ جان ذا گیوال

چہار سالیں پہنچ رہے ہیں اور جدید اسلحے سے لیس امریکا، برطانیہ اور دیگر ممالک کی آپوزیس و بھری ہڑے علاقے میں پہنچ چکے ہیں، تاکہ اسرائیل کو تحفظ فراہم کیا جاسکے اور کسی دوسرے ملک کو قسطنطینیوں کی مدد کرنے سے روکا گئی جائے۔ امریکی وزیر خارجہ کی روزے تل ایسپ میں ذریعے کے لیے پہنچ رہے ہیں، ان کے بعد امریکی صدر جو باقیان بھی پہنچنے رہے وہ بھی بھاگے بھاگے اسرائیل پہنچے۔

امریکی صدر جو باقیان نے اپنے دورے کے موقع پر غزہ پر وحشیانہ حملوں کے معاملے پر اسرائیل کو کلین چھٹ دیتے ہوئے اسے غزہ کے اپنال پر جملے سے برباد کریں اور اس کا اذراں قسطنطینیوں کو موت کی بندھ ملا دیا۔ اس نے دورہ اسرائیل کے موقع پر صہیونی وزیراعظم میلن یاہو سے ملاقات میں اتنا اسرائیل کو ہر طرح کی افادہ دینے کے عزم کا اعادہ کیا جس سے اسرائیل کو ہٹھ لی۔

اسرائیل بدریں بھی جرام کا مرکب ہو رہا ہے۔ جنیوں کوئش 1949 میں طے پایا تھا جس پر اب تک 196 ممالک دھنک کر چکے ہیں۔ تاہم ہر ہلکے نے ہر ہلکے پر دھنکاں کیا اور اکثر ملکوں نے اپنی منافی سے کچھ قصیں تسلیم کیں اور کچھ قصیں۔

معاہدے کی شق اٹھ کے مطابق جان بوجہ کر شہری آبادی کے خلاف حملوں کی بہادت کرنا یا انفرادی شہریوں کے خلاف، جو قومیں میں براہ دراست حصہ ہیں لے رہے ہیں، بھی بھی جرم ہے ارشیل 8 نی 3 کہتی ہے جان بوجہ کر اقوام متحده کے چاروں کے مطابق انسانی امداد یا اس من میں شامل امکاروں، تسبیبات، مواد، یونیوں یا کاروں کے خلاف حملوں کی بہادت کرنا، جب کہ وہ ملک تباہات کے بین الاقوامی قانون کے تحت شہریوں یا سولیں اشیا کو دیے گئے تحفظ کے حق دار ہوں۔ آرٹیل 18 سے سات کے مطابق قیر قانونی متعلق یا ملک بدری بھی جرم کے درمیں آتی ہے۔

اسرائیل نے غزہ کی نصف آبادی کو اپنا علاقہ

غزہ پر صہیونی ریاست کے جبرا استبداد اور درندگی کے واقعات نہ قسم پائے، غالی دہشت گرد ریاست اسرائیل کو میں الاقوامی سفارتی کوششیں بھی قسطنطینیوں کے خون سے ہاتھ رکھنے سے نہ روک سکتیں۔ دو غزروں سے اس نے بینے شہریوں پر فائزگ اور گولہ باری کا سلسہ جاری رکھا ہوا ہے اور اب تک پانچ ہزار سے زائد قسطنطینی صہیونی دہشت گردی کی بھیت چڑھ چکے ہیں جب کہ پھول اور خاتمین سمیت 15 ہزار سے زیادہ غزی ہیں۔

صہیونی افواج نے غزہ کے سب سے بڑے القدس اپنال پر بھی بمباری کا ناشاد بنا یا اور ایک ہی رات میں پانچ سو سے زائد قسطنطینیوں کو موت کی بندھ ملا دیا۔ اس جملے کے گزشتہ روز القدس اپنال کے آس پاس کے علاقوں میں اسرائیلی طیاروں نے شدید بمباری کی۔ بھول کر کلوے وہاں موجود لوگوں کو بھی لے جس سے مریضوں اور پناہ گزینوں میں خوف وہار پھیل گیا۔

اسرائیلی طیاروں نے خان یوس کے آیک اسکول میں بھی بمگرائے جہاں اقوام متحده کے دریافت قائم کیپ میں سینکڑوں قسطنطینی بناہ گزین میں موجود تھے۔ اس میں سے تعدد شدید اور زخمی ہوئے۔ غزہ میں اسرائیلی بمباری سے پانچ ہزار سے زائد عمارتیں اور بیس ہزار سے زائد گھر تباہ کیے ہوئے ہیں۔ گیا وہ آنا قاتما ممکن کر دکھاتے ہیں، جو ہر ہائل میں کو حل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح دنیا بھر کے ذریعہ اسراہیلیوں، ناولوں میں اکثر ایسے کرواروں کو بڑھا دیا جاتا ہے۔ آج بچوں کو دکھانے جانے والے کارلوز میں "پرنچل" کے طور پر ایسے کرواروں کو بڑھا دیا جاتا ہے جو جادوی طاقتوں کے مالک ہوئے۔

قارئین اؤٹ سمجھ کر جوے روحانیت کے کیمی جاتے ہیں، مشائیں اور حوالے باہل اور قرآن سے دیے جاتے ہیں، اس کے لیے نہایت پرکشش اصطلاح جگہ بندی کی قرارداد کو ایک بارہ بڑو کر دیا ہے۔

امریکا، برطانیہ اور پولیوینی کے مالک اسرائیل کی پشت پر کھوئے ہیں اور اس کو جدید اسلامی سپاہی جاری رکھے ہوئے ہیں، جب کہ اسرائیل کی بحریہ اور فضا سے نیت قسطنطینی عوام پر تو اترے ہے۔

امریکا اور دیگر اتحادی ممالک سے اسلحہ بھرے

attributed to an invisible agent (such as a ghost or spirit).

"کسی غیر مریٰ ایجنت سے منوب (بھیت یا روح) اگر اللہ پر آپ کا شیخیں پختے ہے تو ہر ساتھ دیجاتا ہے، روحوں، حتیٰ کہ شیطان کو بھی کیوں

شریک کیا جا رہا ہے؟ ہلکہ اصل حقیقت تو یہ ہے کہ دجالی دین میں God کا فقط محض دکھاوے اور لوگوں کو بھائے کے لیے استعمال ہو رہا ہے لیکن اصل میں دجالی دین کے ذریعے لوگوں کو دجال اور شیاطین کے قریب میں گرفتار کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ آپ بھالی وڈی قلوں کا جاگہ لیں تو ان میں بیٹھ میں، آڑن میں، پر جیرا اور سپر پار کے طور پر جن کرواروں کا تصور Supernatural کے طور پر لوگوں کے ذہنوں میں بنھایا جا رہا ہے ان سے خدا کوئی اور

جن جستیاں جیں جن کا اللہ کے سچے دین اور اس کی کتابوں سے وہ کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ "پرنچل" کے نام سے مشہور امریکن فرماہ سیریز 2005ء سے لے کر 2020ء تک مسلسل اور متواتر طبقی رعنی اس میں پر پرنچل کے طور پر جن "ستیویں" اور ان کے جس "لئام" کو دکھایا گیا اور مسلسل 15 سال تک اس ذریعہ کے ذریعے امریکن عوام اور دنیا بھر کے ناظران کے ذہنوں میں جو تصور بنھایا گیا اس سے بالکل واضح ہے کہ لفڑی میں انسانوں کو مسائل کے حل اور بحاجت کے نام پر کس نظام کے تحت لے جانا چاہتا ہے۔ آج بچوں کو دکھانے جانے والے کارلوز میں "پرنچل" کے طور پر ایسے کرواروں کو بڑھا دیا جاتا ہے کہ دنیا بھر کے طاقتوں کے مالک ہوئے۔

گیا وہ آنا قاتما ممکن کر دکھاتے ہیں، جو ہر ہائل میں کو حل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح دنیا بھر کے ذریعہ اسراہیلیوں، ناولوں میں اکثر ایسے کرواروں کو بڑھا دیا جاتا ہے۔ آج بچوں کو دکھانے جانے والے قیادوں کو متعارف کر دیا جا رہا ہے جو پرنچل قوتیں اور صلاحتیوں کے مالک ہوں۔

قارئین اؤٹ سمجھ کر جوے روحانیت کے کیمی جاتے ہیں، مشائیں اور حوالے باہل اور قرآن سے دیے جاتے ہیں، اس کے لیے نہایت پرکشش اصطلاح جاتے ہیں، اس کی قرارداد کو ایک بارہ بڑو کر دیا ہے۔ امریکا، برطانیہ اور پولیوینی کے مالک اسرائیل کی پشت پر کھوئے ہیں اور اس کو جدید اسلامی سپاہی جاری رکھے ہوئے ہیں، جب کہ اسرائیل کی بحریہ اور فضا سے نیت قسطنطینی عوام پر تو اترے ہے۔

قرآن کی جاتی ہے لیکن اس خصوصیت میں اسے اس کیمی کی آڑ میں انسانیت کے ساتھ کھیل کیا کھیلا جا رہا ہے؟ آنکھہ شمارے میں ہم ان شاء اللہ اس حوالے سے غریب جانیں گے اور یہ بھی دیکھیں گے کہ قرآن اس کھیل کو کیسے بن قاب کرتا ہے۔ (جاری ہے) ﴿

ہوگا۔ یہود و نصاریٰ کسی بھی طور پر ہمارے حق میں نہیں۔ کشیر ہو یا قسطنطین ٹائم صرف مسلمانوں پر ہی ہے اور ہمارے حکمران ان کے سامنے چھکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ وقت ہے اب اللہ کھڑے ہوں، علم بغاوت بلند کرو، جہاد کا جذبہ یا، ایمان کو دل میں سمونے ہوئے ان یہودیوں کو بیسٹ دنایوں کرو اور بتا دو کہ مسلمان ہمیشہ مظلوموں کے ساتھ ہیں اور غالباً سارے ارج کے سامنے بکھی ہیں بھگتا گا۔

آخر میں اثر جو پوری کے اشعار یاد گئے:

غفلت سے لکل دین کی دعوت کے لیے اللہ اب لگہ صریحی کی حفاظت کے لیے اللہ خالم کے فکر سے چھڑا اہل وفا کو مظلوم زمانہ کی حیات کے لیے اللہ جو جنم عرب کے لیے تاسور بنا ہے اس محظہ موزی کی جراحت کے لیے اللہ مرکوز تری ست ہیں امت کی ٹھاںیں ایوبی کے فرزد قیادت کے لیے اللہ آقا کی غلائی کا اگر پاس ہے مجھ کو آقائے مدیہ کی نیابت کے لیے اللہ دے ارض قسطنطین کو نذرانہ یوں کا صحیونی ریاست کی مامت کے لیے اللہ القدس سے آتی ہے صدا مرد مسلمان اللہ مسجد اقصیٰ کی حفاظت کے لیے اللہ (بیکرید و زمانہ "ایکپریس")

ضورت دشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر چیلی کو اپنے بیٹے، عمر 31 سال، برسرور زگار، کو عقد ہاتھی (کیلی زوج سے علیحدگی) کے لیے دینی مراجع کی حامل باپرداہ اور نیک سیرت لاکی کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0300-0847956

☆ لاہور میں رہائش پذیر ٹکٹیم اسلامی کے ملزم رفیق، عمر 38 سال، تعلیم انجینئرنگ، سعودیہ میں ملازمت، کو عقد ہاتھی (کیلی بیوی سے بوجہ علیحدگی) کے لیے ہم پلر شرکت درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0333-8498494

اشتمار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ افادہ ہذا صرف اطلاعاتی ہوں ادا کرے گا اور دشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کر سکے۔

اوائی سی نے اسرائیل سے قسطنطینیوں کے خلاف جاریت بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ غزہ بھی کا حاصروں فوری ختم کیا جائے، اوائی سی نے عالمی برادری سے غزہ بھی کے لیے امداد فوری بھال کرنے کی اقتدار کی ہے۔ عالمی برادری اقوام متحده کی قسطنطینی پناہ گزین بھیگنی سے تعاون کرے، غزہ کے اپٹال پر اسرائیلی بمباری جملی جرم ہے، عالمی برادری جملی جرم پر اسرائیل کو ٹھہرے میں لائے، غزہ بھی سے قسطنطینیوں کے لکل جانے کے اسرائیل مطالیے کو ستر کرتے ہیں۔ عالمی برادری شرق و مشرق میں امن کو شکستی تیز کرے، آزاد قسطنطینی ریاست کے قیام کا مطالیہ کرتے ہیں۔

روئے زمین پر بستے والے تمام مسلمان ارض قسطنطینیوں پا خصوصی بیت المقدس کی بے حرمتی، قسطنطینیوں کی نسل کشی اور اسرائیل کی جانب سے بدترین جملی جرم پر دل گرفتہ پے اور مسلم حکمراؤں کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اوائی سی پونے دوارب مسلمانوں کی جماعت ضرور ہے لیکن یہ ایسی تکمیل ایک سرد و گھوڑا ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ اوائی سی میں شامل تمام مسلمان حمالک کے حکمران امریکا اور سارے ملکوں کے حکمرانوں کے حرم و کرم پر ہیں، اسی لیے اس حکیم ویس قورس نے غزہ کے گھنائی آباد ملکوں میں قاسوں میں بزم بر سائے۔ ایسٹنی نے M825 اور A1 M825A1 میں کوئی تصوریں دکھائیں جو امریکی جملی و قاع کا سفید قاسوں پر منی اسکے کا فناختی کوڈ ہے۔

لہذا اسرائیل جن جملی جرم کا مرکب ہو رہا ہے امریکا اس میں برابر کا شریک ہے۔ میں الاقوامی قانون کا تقاضا ہے کہ ضرورت مند ہشیروں کے لیے انسانی امداد کی تیز رفتار اور بالاروک توک مغلیکی کی اجازت ہو۔ اس میں خوراک، پانی، طبی سامان، اینڈھن اور زندگی کے لیے ضروری دیگر سامان اور خدمات شامل ہیں۔

شریروں کو بھوک میں جلا کرنا بھی جملی جرم ہے۔ اس کے باوجود اسرائیل نے گزشتہ تھے اسرائیلی سرحدی علاقوں پر حساس کے جملوں کے جواب میں غزہ کا خیر قانونی طور پر مکمل محاصرہ کر رکھا ہے اور علاقے میں بکلی، خوداک، پانی یا اینڈھن کا داخلہ بند کر دیا ہے، اتوار سے مصرکی سرحد سے بکھہ اداوی سامان غزہ جانے کی اجازت ملی ہے۔ یہ ایک اور جملی جرم ہے۔ اسرائیل نے ان تمام جرم کا اور قانون فطرت یا درکھانا چاہیے کہ جو درگیا ہو مرگیا۔

گیڑ کی سوسال زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے یہ مسلم حکمران بروز قیامت اللہ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ الدرب الحزت کے دربار میں یہ تنہ منے شہداء ہماری شکایت کریں گے اور اس بھی کی شفاقت کے کس منہ سے ہم دو گوے داروں کے گے۔

جنہوں نے ہمیں بتایا تھا کہ میری امت جلد واحد کی طرح ہے ایک حصے کو تکلیف ہو گی تو پورا جنم مضرب چوڑنے کی وارنگ دے رکھی ہے۔ اسی سے میں اس کی سخت مدت کی ہے۔

اسرا میں کی غزہ میں قتل و غارت گری سے دنیا کا امن تباہ ہو جائے گا

اسرا میں کی غزہ میں قتل و غارت گری سے دنیا کا امن تباہ ہو جائے گا۔ یہ بات حکیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ ناجائز اسرا میں کی دھشیانہ بماری سے غزہ میں سات ہزار سے زیادہ فلسطینی مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔ غزہ کی پچھاں فضیل گاریتیں تباہ کر دی گئی ہیں۔ اسرا میں غزہ پر مشرقی ہلکی پوری تیاری کر کچا ہے اور فلسطینی مسلمانوں کی اس نسل کی میں اسے امریکہ، بفری پاپ اور بھارت کی تکمیل آشیروں اور اصل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسرا میں کے اس پاکل پناہ کے باعث دنیا ہالی جنک کے دہانے پر بھی ملک ہے۔ روں نے اپنی فیڈیو معاہدے کو نشوخ کر کے جو بیشی جلوں کی بھروسہ کی ہے۔ ملنے نے اقامہ حجہ کی تکمیل کی توں میں دو ٹوک موافق اختیار کیا ہے کہ غرہ پر بارجاتی اسرا میں بماری سے حصوم قلعیں ہزاروں کی تعداد میں جان سے جارہے ہیں جو کسی طرف پر بھی قابل قبول نہیں۔ اگر مسلمان ممالک ایک مختصر مدت کے ساتھ اور بہت واحد کی صورت اختیار کر کے اسرا میں اور اس کے سر پرستوں کا مقابله نہیں کرتے اور استھانت کے باوجود چادر سے گرد کرنے میں تو عالم کفر انہیں الگ الگ خیست و نابود کر دے گا۔ پاکستان نے بھی حالیہ دنوں میں پر در پے بیرونی کے تحریبے کے ہیں جس سے ساری دنیا کو ایک واضح پیغام دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسیں اسرا میں کے معاہلے میں باشان پاکستان کے اس اصولی موقف کو تھی سے اپنا ناموگا کہ اسرا میں ایک ناجائز ریاست ہے جو کسی بھی صورت میں قابلِ تسلیم نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسرا میں کے نزدیک پاکستان اس کامیاب اول کا دوسرا ہے 1967ء میں اسرا میں دو یہاں مظہم ہیں گوریان نے پاکستان کو اسرا میں کا حلڑا کہ تین ہر بیٹھ قرار دیا تھا۔ چورپا کچھ عرض موجو دہ اسرا میں دو یہاں مظہم ہیں یا ہو پاکستان کے اشیٰ تھیاروں سے متعلق ایک سوال کے جواب میں پاکستان کو ڈی یونیورسٹریز کرنے کی خواہش کا اظہار کر چکا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہمدرانوں اور مختار حلقوں کو ہر سر پر امرت رہنے کی ضرورت ہے۔ لکھ میں سایی احتجام اور سایی ہم اچھی کو فروغ دیا جائے۔ لکھ کے معاشر مسائل کو کل کیا جائے۔ لکھ کی اسلامی نظریاتی اس کی طرف عملی طور پر پیش کری کی جائے۔ تاکہ پاکستان کے دفاع کو حقیقت میں ناقابلِ تحریر بنایا جاسکے اور ملٹن اور ملٹن سٹھن میں بہت مسلمانی امامت کا فریضہ سر انجام دے سکے۔ (چاری کردہ: مرکزی شعبہ تحریر و انتہا، حکیم اسلامی، پاکستان)

ظلم رہے اور اس بھی ہو کیا ممکن ہے تم یہ کہو

ہنستی گاتی روشن دادی تاریکی میں ذوب گھنی

چیختے دن کی نعش پر اے دل میں روشن ہوں تو بھی رو

ظلم رہے اور اس بھی ہو ہر دھوکن پر خوف کے چہرے

ہر آنسو پر پابندی یہ جیون بھی کیا جیون ہے

آگ لگے اس جیون کو ظلم رہے اور اس بھی ہو

اپنے ہونٹ سیئے ہیں تم نے میری زبان کو سست روکو

تم کو اگر توفیق نہیں تو مجھ کو ہی بچ کہنے دو ظلم رہے اور اس بھی ہو....!

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصر و فیات (12 تا 16 اکتوبر 2023ء)

جعرات (12- اکتوبر) کو مرکزی اسرہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔ وہ پھر کہ کامیابی پر یہیں کلب پر مظاہرے میں شرکت کی۔

جج (13- اکتوبر) کی مسقط سے ایک نوجوان کی درخواست پر معاشرتی معاملات کے متعلق سے نگذور یا کارڈ کرائی۔ قرآن الکریم نہیں کامیابی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ اہل خانہ بھی شرکیک ہوئے۔ شام 4 سے 5 بجے ایک اسلام آباد کے ادارہ کے قریب اہتمام آن لائن پیش میں طلبے سے نگذور اور سوالات کے جوابات دیئے۔ حلقوں میں بخوبی شماں کے دورہ کے لیے شامی فلائٹ سے اسلام آباد کو روانی دی جائی۔

بفتہ (14- اکتوبر) کو 09:00 بجے چورقاہ سے ملاقا تین کیں۔ ایک دفعہ کے گھرواقع DHA راولپنڈی میں ان کی میادات کے لیے جانا ہوا۔ 3 بجے بھنپل پر یہیں کلب اسلام آباد کے

سامنے اسرا میں مظالم کے خلاف اور فلسطینی مسلمانوں کی حمایت میں جمعت اسلامی کے تحت منعقدہ مظاہرے میں خطاب کیا۔ آخر میں میڈیا پر سنز کے ساتھ پر پس کا انفرادی کی اور سوالوں کے جوابات دیئے۔ مظاہرہ میں دلوں حلقوں (اسلام آباد اور بخوبی شماں) کے مقابلے تھے۔ بعد مازگر بحریہ یا ان فیز 7 اور پلپنڈی کی میگناری کی میں ہوائی اجتاع سے "پاکستان کے مسائل اور ان کا حل" کے عنوان کے تحت خطاب کیا۔ اس پر گرام میں کم و بیش 450 افراد (بیش 150 خواتین) نے شرکت کی۔ رات کا قیام قائم مقام امیر حلقہ کے گھر پر کیا۔

اتوار (15- اکتوبر) کو 9:30 بجے سہرگیر میں شرپیشی واقع گلزار اکرم راولپنڈی میں اجتماع حلقہ میں شرکت کی۔ مخفی نزدیکی میں نگذور کے بعد حلقہ اور نئے شاہل ہونے والے رقصاء کا تعارف حاصل کیا۔ سوال و جواب کی نشست کا اہتمام ہوا۔ آخر میں میڈیا و ملٹری رقصاء کی بیعت منسونہ ہوئی۔ بعد شماز مظہر حلقہ کے ذمہ داران سے ملاقات کی۔ تمام مقامی امرا و ائمہ میں اپنے اپنے ذمہ داران کا تعارف کر دیا۔ بعد ازاں سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ بعد مازگر خاصہ قرآن الکریم گلزار راولپنڈی میں تو جوان احباب سے ملاقات کی۔ اس موقع پر گلزار الکریم میں زیر تعلیم طلباء اور رفقاء نیکم کو جوان قرآنی تحریک کیا۔ مخفی خطاب کے بعد امیر حلقہ میں تو جوانوں کے مختلف اوقیانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ نیکست مازگر خاصہ سے رات 10 بجے تک جاری رہی۔ شرکاء کی مجموعی تعداد تقریباً 180 تھی۔ اختمام پر فلسطین کے مسلمانوں کے لیے تھوڑی دعا کروائی اور شرکاء میں اسلامی مسلمانوں کی امداد کے لیے بڑھ چکر حصہ لینے کی ترغیب و تشویش دلائی۔ تمام پروگراموں کے دوران نائب ناظم محلی شماں پاکستان اور قائم مقام امیر حلقہ امیر محترم کے ہمراہ رہے۔ رات کامیابی واپسی ہوئی۔

بیو (16- اکتوبر) کو کامیابی میں 10:30 بجے 1:30 نامیں امور ایمنی احمد سے ملاقات رہی۔ انہیں منعقدہ نصاب قرآنی کے حوالہ سے توجہ والائی گئی تیز کچھ امور پر بھی کلام وہا۔ وہ پھر کو اسلامی نظریاتی کوں کے سیکریٹری انور الحق سے دوڑھ مخنوٹ ملاقات رہی۔ دوران عرصہ قائم مقام نصاب امیر سے مستقل آن لائن رابطہ رہا۔

The Palestinian Issue

Aslam Chouglay

The western media propaganda always talks about "both sides". They boast their kind of civilized stand when they "condemn" both sides. Many spokespersons have repeatedly pointed out this misrepresentation of facts. There is only one side to the whole issue – the criminal, invader, occupier and the victims who are the people of Palestine.

The western regimes supporting the illegal terrorist state, such as UK, France, Germany, Italy and their ring leader the US, are of a colonial mindset, with the ringleader having great aspirations to an empire. UK and the EU countries all invaded countries enslaving and subjugated the inhabitants. Piracy was their claim to fame.

The other propaganda claim is that the terrorist state is "democratic", so that this gives it legitimacy conveniently forgetting to mention that Hamas was democratically elected but quickly sidelined. Thus, creating the satanic division between the PLO on the West Bank and Hamas in Gaza.

Unfortunately, the PLO was deceived into throwing down their arms in complete submission to let the terrorist state walk all over them whenever they want and wherever they want. The promise of a two-state solution to what should always have been a single one-state solution. In fact, the late Yasser Arafat, at the Camp David summit in 2000, gave away everything to the terrorist state, in a desperate search for peace, to revive the now defunct Oslo Agreement of 1993, but quite rightly stood his ground on Jerusalem. He stated clearly, "it was not his to give away".

Clinton tried very hard to give the impression that he was taking the right steps by letting the two parties discuss issues, directly. He was said to be keen to leave a legacy of his presidency by "settling" the Israel Palestine issue. Basing his character portrayal on his role model John F. Kennedy, and trying to match the achievements of Jimmy Carter, he pushed Arafat very hard over the 11 days. Much of the reporting by Western media outlets including CNN

was based on factual accounts of the meetings.

The Oslo accords should be seen as a trap for the Palestinians. Forced to surrender their arms with the pie-in-the-sky promise of a "two state" solution, including lot of pressure on the PLO by the Arab states. The Arab states seemed to have a fairy tale of *Fatah Mubin*. The Arab states were conned into supporting the Gulf war invasion of 1990, little realizing that they were falling right into the hands of the forces determined to set up a greater Israel. Now toothless, the PLO stands trapped between the lion's jaws, together with the Palestinian people. Leaving Gaza and Hamas isolated and abandoned, and with the end of occupation just a dream. Another propaganda is "settlers". These terrorist state settlers and settlements are "squatters". This problem with "squatters" should not be difficult for the Americans to understand. American history needs no reminder about how squatters were dealt with in the wild west of America.

The western media is trying to exploit the rumors, attributed to some West Bank people that they somehow blame Hamas for the terrorist state's siege and carpet bombing of Gaza. It must be clearly understood why any kind of reprisal against the terrorist state is in pure frustration, because all other means of solutions to their dire position of the past 75 years has been exhausted. They have been patient for 75 years (*sabr*), but there is a limit to this. The people of Gaza have surely now resigned to the fact that they have no savior in the surrounding Arab states, and only Allah (*SWT*) can be their savior. The situation must not be allowed to be diverted with simply the issue of the hospital bombings. It is not simply about condemnation of the bombing of the hospital, but the Gaza prison set up by the terrorist state, and not forgetting the "wall" inside the West Bank.

Reagan famously shouted out, "Mr. Gorbachev, bring down this wall!". Well, it is high time another such wall came down. Only resistance movements like Hamas can bring about this change.

Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

ACEFYL

SUGAR FREE
COUGH
SYRUP

Acefyline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین
کھانسی کا شربت
شوگرفی
میں بھی دستیاب ہے

بر قسم کی کھانسی میں
یکسان مفید

